احب الناس الی اللہ تعالیٰ انفعہم للناس

اسلام کی نظر میں اچھے لوگ

تالیف

مولانا عبدالمنان عبدالحنان السلفی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

باہتمام:

ابو الکلام آزاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی

محمود داگرانٹ، انتری بازار، شہرت گڑھ، ضلع سدھارتھ نگر

ناشر

مرکز تحفیظ القرآن الکریم

لمبنی، سانسکرتک نگر پالیکا، وارڈ ۷، بھینسہیاں، روپندیہی، نیپال

HOLY QURAN MEMORIZATION

Lu . Sa . Na.Pa- 07 Bhainsahiya, Rupandehi Nepa, IProvince No. 5

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

خیر الناس انفعھم للناس

اسلام کی نظر میں اچھے لوگ

تالیف

مولانا عبدالمنان عبدالحنان السلفی رحمہ اللہ

باہتمام:

ابوالکلام آزاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی

محمود داگرانٹ، انتری بازار، شہرت گڑھ، ضلع سدھارتھ نگر

ناشر

مرکز تحفیظ القرآن الکریم

لمبنی، سانسکرتک نگر پالیکا، وارڈ ۷، بھینسہیاں، روپندیہی، نیپال

HOLY QURAN MEMORIZATION

Lu . Sa . Na.Pa- 07 Bhainsahiya, Rupandehi Nepa, IProvince No. 5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	اسلام کی نظر میں اچھے لوگ
تالیف:	مولانا عبدالمنان سلفی رحمہ اللہ
باہتمام:	ابوالکلام آزاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی محمود واگرانٹ انتری بازار، ضلع: سدھارتھ نگر
ناشر:	مرکز تحفیظ القرآن الکریم بھینسہیا، ۶، روپندیہی، نیپال
کمپوزنگ:	حافظ عبدالمتین سراجی
سن طباعت:	۲۰۲۲ء
تعداد اشاعت:	ایک ہزار
تعداد صفحات:	۸۸

ملنے کے پتے

مرکز تحفیظ القرآن الکریم، بھینسہیا، روپندیہی، نیپال 9814426430

مولانا سعود اختر سلفی استاد جامعہ سراج العلوم السلفیہ، جھنڈانگر 9819425358

حرا پبلک اسکول محمود واگرانٹ انتری بازار، ضلع: سدھارتھ نگر +91-9455425055

القمہ ٹور اینڈ ٹراویلس بھینسہیا، ۷، روپندیہی، نیپال 9808617444 9804478463

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	۷
۲	حرف اولیں	۹
۳	مقدمہ	۱۵
۴	جس کے اخلاق اچھے ہوں	۲۰
۵	حسن اخلاق کیا ہے؟	۲۱
۶	حسن اخلاق کی فضیلت	۲۱
۷	اخلاق حسنہ طبعی ہے یا کسبی؟	۲۴
۸	جو لوگوں کے لیے زیادہ نفع بخش ہو	۲۵
۹	قرآن کریم کے طلبہ و معلمین	۳۰
۱۰	قرآن کریم کے متعلم و معلم کی فضیلت مطلق ہے	۳۰
۱۱	جو اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہو	۳۳
۱۲	اہل وعیال کے لیے اچھا ہونے کا مطلب	۳۳
۱۳	جس سے بھلائی کی امید ہو	۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴	جسے اچھے اعمال کی توفیق کے ساتھ طویل عمر ملی	۴۲
۱۵	جو قرض کو بہتر انداز میں واپس کردے	۴۵
۱۶	قرض کی باحسن واپسی سود نہیں ہے	۴۶
۱۷	جو دوسروں کو کھانا کھلائے	۴۸
۱۸	صفوں میں مونڈھوں کو نرم رکھنے والے	۵۱
۱۹	مونڈھوں کو نرم رکھنے کا مطلب	۵۱
۲۰	صاف ستھرے دل اور سچی زبان والے	۵۱
۲۱	آزمائش اور فتنوں کے دور میں لوگوں سے الگ ہو کر اللہ کی عبادت کرنیوالا	۵۶
۲۲	لوگوں سے علاحدگی اختیار کرنا افضل ہے یا ساتھ رہنا	۵۷
۲۳	اسلام میں اچھا وہ ہے جو سمجھدار ہو	۵۹
۲۴	علم اور تفقہ فی الدین کی فضیلت	۵۹
۲۵	جنہیں دیکھ کر اللہ کی یاد آجائے	۶۴
۲۶	سارے جہاں کی سب سے اچھی خواتین	۶۵
۲۷	عورتوں میں بہتر وہ ہے جسے دیکھ کر شوہر خوش ہو جائے	۶۸
۲۸	بہترین عورت وہ ہے جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچہ پیدا کرنے والی ہو	۷۰
	ضمیمہ: بعنوان مقام صحابہ	
۲۹	مقام صحابہ	۷۲
۳۰	مقام صحابہ قرآن کریم میں	۷۳
۳۱	قرآن کریم میں صحابہ کے اوصاف حمیدہ	۷۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۲	اللہ سے کیے گئے وعدہ کو پورا کرنے والے	۷۵
۳۳	خیر امت کا اولین مصداق	۷۵
۳۴	اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہنے والے	۷۶
۳۵	قربانیاں ہی قربانیاں	۷۶
۳۶	حقیقی مومنین	۷۷
۳۷	جان و مال کی قربانی دینے والے	۷۷
۳۸	اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے انصار و مددگار	۷۷
۳۹	غیروں کے لیے سخت اور اپنوں کے لیے نرم	۷۸
۴۰	بکثرت رکوع و سجود	۷۸
۴۱	اخلاص اور اللہ ہی سے اجر کے طالب	۷۸
۴۲	روشن اور تابناک چہرے والے	۷۹
۴۳	جن کا ذکر جمیل تورات و انجیل میں ہے	۷۹
۴۴	نفع رسانی میں وہ پودے جیسے	۷۹
۴۵	کشادہ دلی اور ایثار	۷۹
۴۶	صحابہ معیار دین ہیں	۸۰
۴۷	منہج صحابہ سے انحراف کی سزا	۸۲
۴۸	مقام صحابہ سنت رسول ﷺ کی نظر میں	۸۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۹	لوگوں میں سب سے بہتر	۸۳
۵۰	روئے زمین پر اللہ کے گواہ	۸۳
۵۱	امت کے لیے بچاؤ	۸۳
۵۲	ایمان کی نشانی	۸۳
۵۳	صحابہ کا مقام خود صحابہ کی نظر میں	۸۳
۵۴	صحابہ کرام کی شان میں گستاخی	۸۴
۵۵	صحابہ کو گالی مت دو	۸۵
۵۶	ملعون شخص	۸۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد الأنبياء محمد وعلى آله وصحبه أجمعين: اما بعد

پیش نظر تالیف لطیف ''اسلام کی نظر میں اچھے لوگ'' مشہور ومعروف داعی وقلم کار، میرے مربی ومحسن استاذی الجلیل خسر محترم حضرت مولانا عبدالمنان سلفی رحمہ اللہ سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه کے قسط وار مضامین کا مجموعہ ہے، جو ماہ نامہ ''السراج'' جھنڈانگر نیپال میں مسلسل سات قسطوں میں شائع ہوا تھا اور جسے عوامی طور پر کافی پذیرائی حاصل ہوئی تھی۔ دراصل علمی وعوامی حلقوں میں آپ رحمہ اللہ کے دعوت وتبلیغ، تعلیم وتدریس اور تقریر وخطابت کی جہاں ایک شان تھی، وہیں آپ میدان صحافت کے بھی عظیم شہسوار تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں اور مختلف النوع اوصاف وکمالات سے نوازا تھا، ماہنامہ السراج کی ادارت کے ساتھ ساتھ آپ کی کئی کتابیں بھی منظر عام پر آکر داد تحسین حاصل کر چکی ہیں اور مزید کئی کتابیں ابھی طباعت کی منتظر ہیں۔ ان شاء اللہ جلد ہی غیر مطبوعہ کتابوں کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اللہ تعالی آپ کی جملہ علمی و دعوتی، تدریسی وتربیتی اور تنظیمی جہود وکوششوں کو قبول فرما کر ان کے لیے توشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے، آمین!

استاد محترم کے خوابوں کی تعبیر اور ان کے مشورے سے قائم کیے گئے ادارہ ''مرکز تحفیظ القرآن الکریم'' بھینسہیا روپندیہی کے لیے یہ نہایت ہی سعادت وخوش بختی کی بات ہے کہ آپ کے فرزند ارجمند مولانا سعود اختر سلفی حفظہ اللہ - جو آپ کے نسبی وارث ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ساتھ علمی و دعوتی اور صحافتی امور کے امین و وارث بھی ہیں- کی اجازت سے آپ کی گراں قدر تصنیف کی طباعت واشاعت کا سنہری موقع میسر ہوا۔ فللہ الحمد علی ذالک۔

زیر نظر کتاب ''مرکز تحفیظ القرآن الکریم'' کی پہلی پیش کش ہے، جو ابوالکلام آزاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی محمودوا گرانٹ، انتری بازار، سدھارتھ نگر کے زیر اہتمام قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اللہ کرے اس کتاب کے مطالعہ سے لوگوں کی اصلاح ہو سکے اور گم گشتگان راہ اس سے روشنی حاصل کر کے صراط مستقیم پر گامزن ہو سکیں نیز اپنے اخلاق و کردار کو بلند کر کے سماج و معاشرے کے لیے مفید و کارآمد بن سکیں۔

استاد محترم کی کتاب کی اشاعت پر میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس کی توفیق و اعانت سے یہ عظیم عمل پایہ تکمیل تک پہنچا، بعدہ اپنے بزرگان و احباب بالخصوص والد محترم مولانا شہاب الدین سلفی اور ناظم مرکز حافظ محمد رفیق کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی کی، اسی طرح سے جنہوں نے بھی اس کتاب میں مادی و معنوی کسی بھی قسم کی مدد فرمائی ان تمام لوگوں کی خدمت میں نذرانہ تشکر و امتنان پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالی کتاب کو امت کے حق میں مفید و کارآمد بنائے نیز مصنف، ناشر اور جملہ معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، آمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فضیل احمد سراجی مدنی

مشرف مرکز تحفیظ القرآن الکریم

بھینسہیا، ۶ روپندیہی نیپال

۵/مارچ ۲۰۲۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّلیں

الحمد رب العالمین والعاقبة للمتقین والسلام علی رسوله الکریم و علی آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلی یوم الدین: اما بعد

اسلام ایک فطری دین ہے اور اس کی جملہ تعلیمات انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اسلام اپنے متبعین کو ظاہری و باطنی ہر طور پر ایک کامل و مکمل انسان کی صورت میں دیکھنا چاہتا ہے، اس کے عادات و اطوار اور کردار کو خوب سے خوب تر بنانے کی سعی کرتا ہے، اسی لیے شریعت مطہرہ نے جہاں عقائد و عبادات کی درستی کے لیے رہنمائی فرمائی وہیں سماجی و معاشرتی مسائل کو بھی نہایت ہی عمدہ اور واضح انداز میں بیان فرمایا تاکہ متبعین اس کے مطابق اپنا وضع قطع اور اخلاق و کردار درست کر کے ایک باعمل، باکردار، بااخلاق اور دین و دنیا کی نظروں میں ایک صالح، پُرامن اور دوسروں کے لیے مفید تر انسان بن سکیں۔ ایک اچھا اور بہتر انسان بننے کے لیے ضروری ہے کہ انسان کائنات میں پھیلی ہوئی رب العالمین کے متنوع کمالات و کاریگری پر غور کرے اور شکر و احسان کے جذبے سے سرشار ہو کر ایک حقیقی مومن بن جائے اور اللہ کی عظمت و جلال کی اہمیت اس کے دل میں جاگزیں ہو جائے، اس کا دل اپنے رب کے خوف سے لرزاں و ترساں ہو، تن من اُجلے اور صاف و شفاف ہوں، تقوی و طہارت کا پیکر اور اپنے مالک حقیقی کے احکام و فرمودات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا عادی ہو۔

دین اسلام اپنے متبعین کو حیران و پریشان نہیں کرتا اور نہ ہی طاقت سے زیادہ مکلّف کرنے کی کوشش کرتا ہے بس فطرت کے مطابق اسے زندگی گزارنے کا حکم دے کر اس کے دونوں جہان کو منور کرنے کی کوشش کرتا ہے، اسلام میں جہاں من مانی اور مرضی مولی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برخلاف زندگی گزارنا اور محض حصول دنیا کو اپنا مطمح نظر بنانا مذموم و ناپسندیدہ عمل ہے وہیں علائق دنیا سے کنارہ کش ہو کر راہبانہ زندگی اختیار کر کے محض رب کی عبادت میں مشغول و مصروف رہنا بھی اسلام کی منشاء کے خلاف ہے، بلکہ اسلام دین و دنیا اور تمام امور میں اعتدال و میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے اور انسانی ضروریات اور فطری تقاضوں کو پورا کرنے کی تاکید کرتا ہے، اہل دنیا کے ساتھ کس طرح زندگی گزاری جائے، آپسی تعلقات کس نوعیت کے ہوں، ان کو کیسے نبھایا جائے، قرابت داروں اور رشتہ داروں، پڑوسیوں و اہل محلّہ کے ساتھ کیسا معاملہ رکھا جائے؟ ہر ایک کی تفصیل پیش کرتا ہے۔

فی زمانا معاشرتی و سماجی مسائل بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں، معاشرے میں کچھ افراد سنگین جرائم میں مبتلا ہیں تو اکثر و بیشتر کے یہاں مفاد پرستی اور خودغرضی کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ ایک طرف جہاں عام طور سے مذہب بیزاری عام ہوتی جا رہی ہے اور شریعت کی گرفت لوگوں سے ڈھیلی ہوتی جا رہی ہے تو دوسری طرف مداہنت و رواداری کے نام پر غیر شرعی بلکہ کفریہ اعمال کو انجام دینا اور دوہرے معیار کی زندگی گزارنا عام بات ہوگئی ہے۔ جب کہ اسلام اپنے متبعین کو ایک کامل و مکمل انسان کے روپ میں دیکھنا چاہتا ہے اور انسانیت کے فروغ اور صالح معاشرے کی تشکیل کے لیے نہایت ہی عمدہ اور زریں اصول پیش کرتا ہے۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کردار کی بلندی کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا جس کی نظیر دنیائے انسانیت پیش کرنے سے قاصر ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرامین و ہدایات کے ذریعہ بھی اس بات کی ترغیب دی کہ زندگی کے جملہ معاملات میں حکم الٰہی کو فوقیت اور اولیت دی جائے اور اپنے اخلاق و کردار کا ایسا نمونہ پیش کیا جائے کہ جس سے رب کی رضامندی کا سامان فراہم ہو اور کسی کو تکلیف نہ ہو۔ اعلیٰ کردار اور بلند اخلاقی ہی وہ عظیم صفت تھی جسے صحابہ کرام نے اپنی زندگی میں نافذ کیا اور لوگوں کو اپنے بلند کردار سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح متاثر کیا کہ چند صدیوں میں ہی اسلام کی کرنیں مختلف براعظموں میں جگمگانے لگیں اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔

۲۰۱۸ء کے اواخر میں والد محترم جناب مولانا عبدالمنان سلفی رحمہ اللہ نے معاشرتی اور سماجی ناہمواریوں اور خامیوں کا مشاہدہ کر کے بہترین اور اچھے انسانوں کی صفات اور خوبیوں کو اجاگر کرنے کے لیے خالص دعوتی واصلاحی مقصد سے اپنے زیرادارت نکلنے والے مؤقر رسالہ ماہ نامہ ''السراج'' جھنڈانگر نیپال میں ایک سلسلہ بنام ''اسلام کی نظر میں اچھے لوگ'' شروع کیا تھا۔

زیرنظر قسط وار مضمون کا مقصد تھا کہ سماج ومعاشرے میں پھیلی ہوئی بدعنوانیوں، بے اعتدالیوں اور گرتی ہوئی اخلاقی قدروں کا جائزہ لے کر مثبت انداز میں لوگوں کو اچھائیوں کی جانب راغب کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ لوگ ان اوصاف کو اپنا کر اپنے اندر پائی جانے والی خامیوں کو دور کریں اور ایک اچھا اور بہتر انسان بن کر صالح معاشرے کی تشکیل میں معاون ہوں۔

نومبر، دسمبر ۲۰۱۹ء کے مشترکہ شمارہ میں اس قسط وار مضمون کا اختتام ہوا تھا، والد محترم رحمہ اللہ کی دلی خواہش اور آرزو تھی کہ اس سلسلے میں مناسب حذف واضافہ کر کے کتابی شکل میں عوام کے سامنے پیش کریں، مگر عارضہ قلب ودیگر مشاغل اور سب سے بڑھ کر اچانک لاک ڈاؤن کے باعث عملی جامہ پہنانے سے قاصر رہے، لاک ڈاؤن کے ایام میں ایک دن میں نے کسی بات پر آپ کو یاد دلایا اور کہا کہ یہ کام ہوجاتا تو بہتر ہوتا، تھوڑا مسکرائے اور گویا ہوئے کہ سب میں ہی کر جاؤں گا تو تم لوگ کیا کروگے، تم لوگوں کے لیے چھوڑ رہا ہوں لیکن پھر خود ہی اس کے شماروں کو یکجا کر کے دیکھنا شروع کیا مگر اُنھیں ایام میں فرصت کو غنیمت سمجھ کر آپ نے یوٹیوب اور فیس بک کے ذریعہ دعوتی دروس کے عمل کو شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر دیا جس کی وجہ سے نظر ثانی اور حذف واضافہ کی توفیق نہ مل سکی، کیوں کہ دروس کے لیے مستقل تیاری اور بقیہ اوقات میں تمام احبابِ جماعت و جمعیت سے جڑے افراد بالخصوص ضلع سدھارتھ نگر کی جمعیت کے ذمہ دار کی حیثیت سے ان کی خیریت دریافت کرنا اپنے فرائض منصبی میں شامل کیے ہوئے تھے۔ اللہ کے فضل وکرم اور احباب واخوان کے تعاون سے ہم اس اہم اور اپنے موضوع پر منفرد کتابچہ کو عوام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، ہم نے کوشش کی ہے کہ کتاب کو اس کے اصلی شکل میں باقی رہنے دیں یہاں تک کہ تمہید کے طور پر والد صاحب نے کچھ بھی نہیں لکھا تھا پہلی قسط کو بغیر کسی تمہید کے ''جس کے اخلاق اچھے ہوں'' کے عنوان سے شروع کر دیا ہم نے بھی تمہیدی کلمات لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی بلکہ من وعن ویسے ہی برقرار رکھا البتہ قرآن واحادیث کی تخریج میں اصل سے مراجعہ کیا گیا ہے اور جامع الکتب التسعة کی ترقیم کے مطابق حدیث نمبر کو لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

صحابہ کرام چوں کہ اخلاق ومرتبت کے لحاظ سے سب سے بلند تھے اور انھیں نبی رحمت کی صحبت وہم نشینی حاصل تھی، ان کے اخلاق، اعلیٰ کردار اور مجاہدانہ کوششوں ہی کا ثمرہ کہ اسلام چہار دانگ عالم میں پھیلا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے اور ان کی عظمت وفضیلت کی گواہی خود رب پاک نے قرآن میں دی ہے اس حیثیت سے وہ نفوس قدسیہ سب سے اچھے اور بہتر انسان ہوئے۔ صحابہ کرام کی انہیں فضائل کی وجہ سے زیر نظر کتابچہ کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر والد محترم کا ایک مستقل مضمون مقام صحابہ اور ان کے اوصاف وخصائص کو شامل کیا گیا ہے تاکہ صحابہ کے مقام ومرتبہ سے لوگ واقف ہوں اور انھیں کی طرح زندگی گزارنے کی تڑپ پیدا ہو۔

والد محترم رحمہ اللہ اپنے طرز نگارش اور اسلوب کے مطابق انتہائی آسان اور عام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہم زبان میں کتاب وسنت کی تعلیمات کو پیش فرمایا ہے اور یہ کوشش کی ہے کہ جن اوصاف و خصائص کے حاملین کو کتاب وسنت میں اچھا اور بہتر انسان قرار دیا گیا ہے، ان کی تفصیل سامنے آجائے تاکہ ہم اپنی زندگی کا جائزہ لے سکیں کہ کیا ہم شریعت کی نگاہ میں بہتر اور اچھے انسان ہیں یا نہیں؟ اگر مثبت جواب ملے تو مزید بہتر سے بہتر بننے کی کوشش کی جائے اور اگر نفی میں جواب ہو تو ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کے ساتھ کو اللہ کی نظر میں اچھا انسان بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

کتابچہ اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت ہی مفید اور وقیع ہے، ہم نے اسے ہر لحاظ سے غلطیوں سے پاک کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انسان ہونے کے باعث خطا کا امکان بہر حال موجود ہے، اگر کسی کو بھی کتاب میں علمی وفنی خامی نظر آئے تو آگاہ فرما کر ممنون ہوں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں شکریہ کے ساتھ اس کی اصلاح کی جائے۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔

اس عظیم عمل پر سب سے پہلے ہم اللہ رب العالمین کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جس کی توفیق واعانت سے کتاب کی طباعت کا مرحلہ آسان ہوا، بڑی ناسپاسی ہوگی اگر ان حضرات کی خدمت میں ہدیۂ تشکر نہ پیش کیا جائے جنہوں نے کتاب کی اشاعت کے لیے ہر ممکن کوشش کی بالخصوص نازش جماعت وجمعیت، سیال قلم کے مالک حضرت مولانا شمیم احمد ندوی، ناظم جامعہ سراج العلوم السّلفیہ جھنڈانگر نیپال، عم گرامی مولانا وصی اللہ مدنی، استاد جامعہ، رفیق محترم مولانا جمشید عالم سلفی، مولانا عتیق الرحمٰن سراجی صاحبان حفظھم اللہ اور عزیزان مولوی محبوب عالم سلفی وحامد عبدالمنان سلفی، حافظ عبدالمتین سلمہم اللہ۔ اول الذکر ناظم جامعہ حفظہ اللہ نے میری ایک ادنی سی خواہش پر گراں قدر مقدمہ تحریر فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی جب کہ موخر الذکر اشخاص نے کتاب کی اشاعت کے ہر مرحلے میں مفید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشوروں سے نوازا اور پوری عرق ریزی سے پروف پڑھ کر غلطیوں سے پاک کرنے کی کوشش کی۔ فجزاهم الله خيرا

بعدہ حدیث نبوی من لم يشكر الناس لم يشكر الله کے تحت میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ادارہ مرکز تحفیظ القرآن الکریم کے ذمہ داران بالخصوص اس کے صدر باوقار مولانا شہاب الدین سلفی حفظہ اللہ اور ان کے لائق فرزند عزیزی حافظ مولانا فضیل احمد سراجی مدنی سلمہ کا جنہوں نے اس کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور ان کے عظیم تعاون سے یہ کتابچہ زیور طباعت سے آراستہ ہوسکا۔

اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو مصنف، ناشر اور تمام معاونین کے لیے باعث نجات اور توشۂ آخرت بنائے، آمین!

وصلى الله على خاتم الأنبياء والمرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

سعود اختر عبدالمنان سلفی

استاذ جامعہ سراج العلوم السلفیہ

ومعاون مدیر ماہنامہ السراج جھنڈانگر، نیپال

۶/ مارچ ۲۰۲۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

زیر نظر کتاب مولانا عبد المنان سلفی رحمہ اللہ کی تالیف لطیف ہے جسے ان کے حوصلہ مند فرزند مولوی سعود اختر عبد المنان سلفی اپنے والد گرامی کی ناگہانی وفات کے بعد شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مصنف کتاب مولانا عبد المنان سلفی رحمہ اللہ ایک کہنہ مشق مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دیدہ ور صحافی، ایک مایہ ناز خطیب اور ایک ماہر قلم کار اور مصنف تھے، ان کی کئی تصانیف اس سے قبل منظر عام پر آچکی ہیں اور قارئین وقدر دانوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں، جن میں ''فتنہ قادیانیت'' اور ''تحفہ رمضان المبارک'' کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی ہے، آخر الذکر کتاب کو مصنف رحمہ اللہ نے رمضان کے تیس دنوں کی مناسبت سے تیس دروس رمضانیہ کی شکل میں مرتب کیا تھا، جس کا درس مصلیان مساجد کے لئے کافی مفید پایا گیا اور ان کی دینی معلومات میں گراں قدر اضافہ ہوا۔

زیر نظر تصنیف ''اسلام کی نظر میں اچھے لوگ'' مصنف کے وہ مضامین ہیں جو ماہ نامہ ''السراج'' میں سلسلہ وار شائع ہوئے اور قارئین نے ان سے کافی استفادہ کیا، اس میں انہوں نے قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں ان خوش نصیب لوگوں کے بارے میں بتایا ہے جنھیں اسلام نے اچھے و کامیاب لوگوں میں شمار کیا ہے اور ان کو اچھے ہونے کا تمغہ عنایت کیا ہے۔

یوں تو دنیوی اعتبار سے لوگوں کے اچھے و کامیاب ہونے کا معیار الگ ہے اور لوگوں کی ترجیحات مختلف ہیں، چنانچہ جن لوگوں کو عیش وآرام کی زندگی گزارتے ہوئے دیکھا جاتا ہے ان کو اچھا یا خوش نصیب یا کامیاب سمجھ لیا جاتا ہے، کسی کے نزدیک مال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ودولت کی فراوانی، بینک بیلنس اور دولت کی ریل پیل کو اچھا و کامیابی کی دلیل سمجھا جاتا ہے، کسی کا اونچا منصب، عہدہ واقتدار اور جبہ ودستار سماج میں عزت وتوقیر کا باعث مانا جاتا ہے، کسی کی اونچی حویلی وعالیشان کوٹھی، زمین وجائداد اور آرام دہ گاڑیوں کو اس کے کامیاب وباعزت ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے، لیکن دین اسلام کی نظر میں یہ سب چیزیں آدمی کی وقتی تسلی، اس کے عارضی آرام وراحت اور اس کے جلد ختم ہوجانے والے کرّ وفرّ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں، جیسا کہ قرآن نے کہا: ﴿وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (آل عمران: ۱۸۵) ''دنیا کی زندگی صرف دھوکہ کا سامان ہے'' اور اس کے برعکس جو لوگ اللہ کے راستہ کے مسافر ہوتے ہیں، دین کو اپنے لیے ذریعہ عزت، اسلام کو اپنے لیے وسیلۂ سربلندی اور آخرت کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھتے ہیں اور متلاشیٔ حق ہوتے ہیں وہ دنیا میں اگر تکلیف ومشقت کی زندگی بھی گزاریں تو آخرت میں کامیابی وکامرانی ان کے قدم چومے گی، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ ''جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کی اپنے راہوں تک رہنمائی کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔''

یہ بات تمام اسلامی تعلیمات کا نچوڑ اور لب لباب ہے کہ مومن کی اصل زندگی اخروی زندگی ہے لہٰذا اس کی تمام کوششوں وتگ ودو کا ماحصل آخرت کی کامیابی ہونا چاہیے، آخرت کی عزت وسربلندی ہی اس کی کامیابی وسعادت اور فوز وفلاح کی علامت ہے، اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں وہ بلاشبہ اخروی زندگی کی کامیابی کی ضمانت حاصل کرسکتے ہیں، مومن کی زندگی کے لیے خیر وسعادت اور ہر قسم کی اچھائی وبھلائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے بخوبی رہنمائی کردی ہے، اس لیے جس شخص کو ہم اچھا سمجھیں ضروری نہیں کہ وہ اسلام کے قائم کردہ معیار کے مطابق بھی اچھا ہو، بلکہ اچھا وبرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا معیار رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کے فرمودات میں ہمیں تلاش کرنا چاہیے، اس قائم کردہ نبوی معیار کے مطابق جو اچھا ہے وہ یقیناً اچھا ہے اور جو اس معیار پر کھرا نہیں اترا وہ بظاہر کیسا بھی ہو ہم اسے اچھا نہیں کہہ سکتے۔

مولانا عبدالمنان سلفی رحمہ اللہ نے اپنی اس دل پذیر تالیف میں اچھائی کے اسی معیار سے بحث کی ہے اور اپنی اس بحث کو قرآنی آیات، صحیح احادیث اور اقوال سلف سے مزین کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے اسلام کی نظر میں اچھے لوگ کون ہیں، ان کی پہچان کیا ہے اور ان کے خصائص وامتیازات کیا ہیں اور یہ بھی بتایا ہے کہ ایسے لوگ سماج میں ممتاز اور باکمال لوگ ہوتے ہیں۔

ان کی اس تصنیف کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں انہوں نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہی ہے اور نہ ہی کسی طرح کی لفاظی کرتے ہوئے قارئین کتاب کو الفاظ کے خم و پیچ میں الجھانے کی کوشش کی ہے بلکہ ساری باتیں وہی ہیں جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔

چنانچہ انہوں نے کسی طولانی تمہید کے بغیر ترتیب قائم کرتے ہوئے پہلے نمبر پر لکھا: ''جس کے اخلاق اچھے ہوں'' حالانکہ اس مقام پر تھوڑی سی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے جس کے نہ ہونے کی بنا پر ایک خلش وکمی کا احساس ہوتا ہے، لیکن اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اس مضمون کو ''السراج'' کے لیے سلسلہ وار طریقہ سے تحریر کیا گیا اور اب ان مضامین کو یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے، اگر مصنف کتاب کی زندگی وفا کرتی اور وہ اس طرح ناگہانی وحادثاتی طور پر ہمیں داغِ مفارقت نہ دے جاتے تو ممکن ہے وہ اس میں ضروری اضافے کر کے اسے کتابی انداز میں از سرنو ترتیب دیتے۔

لیکن بہرصورت یہ قیمتی مواد ان کے فرماں بردار ولائق پسر اکبر کی کوششوں سے کتابی شکل میں منظر عام پر آرہا ہے جس سے عوام وخواص استفادہ کرسکتے ہیں، یہ مضامین مصنف کے وسیع مطالعہ کا نچوڑ اور ہر طرح کے حشو زوائد سے پاک ہیں صرف موضوع سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق ضروری معلومات قرآن وسنت سے براہ راست یکجا کردی گئی ہیں۔

اس کتاب کا آغاز حسن اخلاق کی نبوی تعلیمات سے کیا گیا ہے، آپ ﷺ نے نہ صرف اخلاق حسنہ کو مومن کی شان اور مومن کی پہچان قرار دیا بلکہ خود بھی ایسے ارفع واعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کیا کہ دنیا اس پر عش عش کرنے لگی اور دوست ودشمن سب آپ ﷺ کے گرویدہ ہوگئے اور آپ ﷺ کے مکارم اخلاق اور شریفانہ برتاؤ کے اسیر ہوگئے اور آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے تربیت یافتہ اصحاب رضی اللہ عنہم کا یہی اخلاق اور حیرت انگیز کردار اسلام کے تیزی کے ساتھ نشر واشاعت کا سبب بنا، لہٰذا تمام سیرت نگار اور مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام کی ترویج واشاعت کے پیچھے اہم فیکٹر قرن اول کے مسلمانوں کا بے نظیر اخلاق تھا، انصاف پسند غیر مسلم مورخین بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔

''چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارے میں جب دریافت کیا گیا تو انہوں نے نہایت مختصر مگر جامع جواب دیا کہ: ''کان خلقه القرآن'' یعنی آپ ﷺ کا اخلاق سراپا قرآن تھا۔'' (کتاب ہذا، ص:۱)

اس عنوان کے تحت اخلاق حسنہ کی فضیلت اور مومن کے لیے اس کے باعث خیر وبرکت ہونے سے متعلق کئی صحیح احادیث ترتیب سے جمع کردی گئی ہیں۔

اسی طرح مومن کے لیے ضروری ہے کہ اس کے شر سے اور اس کی زبان وہاتھ کی ایذا رسانی سے مسلمان محفوظ رہیں، ایسا بے ضرر مسلمان بھی دوسرے سے بہتر اور لائق شرف وفضیلت ہے ''المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده.''

طویل العمری کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق بھی اس شخص کے نیک ہونے کی دلیل ہے جیسا کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اس سوال پر کہ '' ایّ الناس خیر؟ '' (لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟) آپ ﷺ نے جواب دیا ''من طال عمره وحسن عمله'' (جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والوں اور تعلیم وتعلم کے گراں قدر مشغلہ میں مصروف رہنے والوں کو بھی لوگوں میں بہتر قرار دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مشہور حدیث میں ہے کہ: "خیرکم من تعلم القرآن وعلمه" (تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے)

غرض کہ احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ کے مطابق اچھے اخلاق وکردار سے متصف اور اللہ کو راضی وخوش کرنے والے اعمال پر کاربند لوگوں کو اچھا اور بہتر قرار دیا گیا ہے، یعنی لوگوں کی اچھائی وبہتری کا معیار قرآن وحدیث اور تعامل صحابہ وسلف صالحین ہے، ہمارا اپنا خودساختہ معیار لائق اعتنا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف کتاب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے کہ انھوں نے محنت وعرق ریزی کے ساتھ اپنے مطالعہ کا نچوڑ اس کتاب میں جمع کردیا ہے، اگر اس کو پڑھنے سے قارئین کی اصلاح ہوتی ہے یا ان میں سے کسی ایک کو نیک توفیق ملتی ہے اور وہ راہِ ہدایت پر گامزن ہوجاتا ہے تو یہ مصنف کے لیے صدقۂ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت ہوگا! ان شاء اللہ۔

جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: "لئن یهدي بک اللّٰه رجلاً واحداً خیر لک من حمر النعم" (اگر اللہ تمھارے ذریعہ کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تمھارے لیے سرخ اونٹ سے بہتر ہے)۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچائے، اسے دین ودنیا کی بھلائی کے لیے نفع بخش اور باعث خیر بنائے اور مصنف کتاب کے لیے باعث مغفرت وذخیرۂ آخرت بنائے! آمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خادم العلم والعلماء

شمیم احمد ندوی

ناظم جامعہ سراج العلوم السلفیہ۔ جھنڈانگر، نیپال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس کے اخلاق اچھے ہوں

مذہب اسلام بنیادی طور پر تین امور پر مشتمل ہے۔(۱) صحیح عقیدہ (۲) صحیح طریقہ پر اللہ کی عبادت (۳) حسن معاملہ اور بہتر اخلاق، کتاب وسنت میں اس سلسلہ میں متعدد نصوص مذکور ہیں جن کی روشنی میں حسن اخلاق سے آراستہ شخص کو اسلام میں اچھا اور بہتر قرار دیا گیا ہے اور اسے نبی کریم ﷺ کا قریبی اور محبوب تر کہا گیا ہے، خود نبی کریم ﷺ جو تمام بنی نوع انسانیت میں سب سے اچھے تھے، ان کے اوصاف وشمائل میں آپ کے حسن اخلاق کا ذکر ملتا ہے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ خود اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ شہادت قرآن کریم میں دی ہے کہ ﴿وإنک لعلی خلق عظیم﴾ (القلم:۴)

ترجمہ: اور بے شک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔

اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارے میں جب دریافت کیا گیا تو انھوں نے نہایت مختصر مگر جامع جواب دیا کہ ''كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ'' یعنی آپ کا اخلاق سراپا قرآن تھا (مسند أحمد ۶/ ۱۶۲، وصححه الألباني في صحيح الجامع (۴۸۱۱)

اس تعلق سے چند احادیث مزید ملاحظہ کریں:

☆ حضرت مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھے تھے اور وہ ہم سے حدیث بیان کر رہے تھے اسی درمیان آپ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نہ تو فحش گو اور بدکلام تھے اور نہ ہی فواحش کے قریب جاتے تھے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے ''إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا'' یعنی تم میں اچھا اور بہتر وہ ہے جو اخلاق میں اچھا اور بہتر ہو۔ (صحیح بخاری ۵۶۸۸، ومسلم:۲۳۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُم إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِساً يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقاً'' یعنی میرے نزدیک تم میں سب سے محبوب اور قیامت کے دن مقام و درجہ کے اعتبار سے مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو تم میں اخلاق میں اچھا ہو۔ (الترمذی: ۲۰۱۸، وصححه الألباني في صحيح الترمذي رقم: ۱۶۴۲)

حسن اخلاق کیا ہے؟:

حسن اخلاق کا دائرہ بڑا وسیع ہے اور اس میں فیض اور نفع رسانی کے تمام اوصاف داخل ہیں، ہمارے قابل قدر اسلاف اور بزرگوں نے حسن اخلاق کی تشریح اپنے اپنے انداز میں ان الفاظ سے بیان فرمائی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا کہ ''حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فراوانی کے ساتھ نیکی کرنا، لوگوں کو تکلیف دہ چیز سے بچانا اور خوش روئی کا نام حسن خلق ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں سے خوبصورت انداز میں ہنستے اور مسکراتے ہوئے ملنا، ان سے محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنا، ان کے ساتھ رواداری اور بردباری برتنا، ان کی ناپسندیدہ باتوں یا حرکتوں پر صبر کرنا، تکبر نہ کرنا اور خود کو ان سے بڑا نہ سمجھنا اور سخت دلی، غصہ اور مواخذہ اور بدلہ لینے سے اجتناب کرنا خوش خلقی ہے۔'' (شرح مسلم ص: ۱۹)

امام مناوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن اخلاق گناہوں اور عیوب سے اجتناب اور مکارم اخلاق جیسے سچائی، نرمی، رحمٰن کے ساتھ حسن معاملہ اور اخوان کے ساتھ بہتر سلوک، کشادہ روئی، صلہ رحمی، سخاوت اور شجاعت وغیرہ اوصاف و کمالات پر ابھارتا ہے۔

(فیض القدیر: ۲/ ۵۲۹)

حسن اخلاق کی فضیلت:

اچھے اخلاق سے لوگوں کو آراستہ کرنے کے مقصد سے احادیث نبویہ میں اس کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بڑے فضائل ذکر کیے گئے ہیں اس تعلق سے بعض حدیثیں ذکر کی جارہی ہیں۔

''عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (أبوداؤد: ۴۷۹۹ و الترمذي: ۲۰۰۳، وذكره الألباني في صحيح الترمذي: ۱۶۲۸)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میزان عمل میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی۔

''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا (أبوداؤد: ۴۶۸۲ وترمذي: ۱۱۶۲ وأحمد في المسند: ۷۳۹۶، وصححه الألباني في صحيح الجامع ۱۳۳۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں وہ شخص سب سے اچھا ہے جو اخلاق کے لحاظ سے اپنی بیویوں کے لئے اچھا ہو۔

''عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ'' (أحمد: ۲۵۵۷۸، وابن حبان في صحيحه: ۴۹۰، وصححه الأرناؤط والبيهقي في شعب الإيمان: ۶/ ۲۳۷، رقم: ۷۹۹۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ بیشک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی بدولت قیام کرنے والے اور روزہ رکھنے والے آدمی کے درجات ومقامات کو پالیتا ہے۔

حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ" جنت کے نچلے طبقہ میں ایسے شخص کے لئے ایک گھر کی ضمانت لیتا ہوں جو حق پر ہوتے ہوئے بھی لڑائی جھگڑا چھوڑ دے، اور ایسے شخص کے لئے وسط جنت میں ایک گھر کی ضمانت لیتا ہوں جو جھوٹ کو ترک کر دے خواہ جھوٹ مزاحاً ہی کیوں نہ ہو، اور میں ایسے شخص کے لئے جنت کے بلند ترین مقام پر ایک محل کی ضمانت دیتا ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوں۔(ابوداؤد: ۴۸۰۰، والطبرانی في الکبیر: ۷۴۸۸، والبیهقی في السنن الکبری: ۲۴۹/۱۰ وصحیح الترغیب والترهیب: ۲۶۴۸)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِساً يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقاً" قیامت کے دن تم میں میرا سب سے محبوب اور مجلس کے لحاظ سے سب سے قریبی وہ ہوگا جس کے اخلاق تم میں سب سے اچھے ہوں گے۔(سنن الترمذي: ۲۰۱۸، صحیح الترمذي: ۱۶۴۲)

☆ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس (ایسے چپ چاپ) بیٹھے تھے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں ہم میں سے کوئی لب نہیں ہلا رہا تھا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ آئے اور انھوں نے دریافت کیا کہ" مَنْ أَحَبُّ عِبَادَ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ "یعنی اللہ تعالی کی نظر میں اللہ کے بندوں میں سب سے محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً "یعنی جن کے اخلاق اچھے ہوں۔(صحیح الترغیب ۲۶۵۲)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کن اعمال کے سبب لوگ اکثر جنت میں جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:" تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ "یعنی اللہ کا تقوی اور حسن اخلاق کے سبب، پھر آپ سے یہ پوچھا گیا کہ کن کاموں کے سبب لوگ اکثر جہنم میں جائیں گے تو آپ ﷺ نے جواب دیا:" أَلْفَمُ وَالْفَرْجُ " یعنی منہ (زبان) اور شرم گاہ کے سبب۔(ترمذي: ۲۰۰۴،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن حبان: ۴۷۶، والحاکم: ۴/ ۳۶۰ و حسنه الألبانی فی الصحیة: ۹۷۷)

امام طیبی رحمہ اللہ نے لکھا کہ حدیث میں اللہ کے تقویٰ سے اشارہ مقصود ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے اوامر کی بجا آوری اور نواہی سے اجتناب کر کے اللہ کے حق کی کما حقہ ادائیگی کی جائے اور ''حسن اخلاق'' سے اشارہ کرنا مقصود ہے کہ بندوں کے ساتھ اچھا سلوک اور معاملہ کیا جائے، بلا شبہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی دخول جنت کا سبب ہے، اسی طرح ان دونوں کے مقابلے میں منہ اور شرم گاہ کو دخول جہنم کا سبب بتایا گیا ہے، منہ کے دخولِ جہنم کا سبب گردانے میں زبان کی بے ضابطگی اور آزاری نیز حرام خوری وغیرہ شامل ہیں، اسی طرح شرمگاہ کی حفاظت دین کے پسندیدہ اوصاف میں سے ہے اور زنا پر قدرت کے باوجود اس سے خود کو بچالینا محض اللہ کے تقویٰ اور اس کی خشیت کے سبب ہے، گویا یہاں بھی مقصود اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کو دخول جہنم کا سبب بنایا گیا ہے۔ (ملخص از: تحفة الأحوذي: ۶/ ۱۲۰)

اخلاق حسنہ طبعی ہے یا کسبی؟

گو کہ اہل علم کا اس سلسلہ میں اختلاف ہے کہ اخلاق حسنہ طبعی ہے یا کسبی تاہم صحیح اور متوازن قول یہ ہے کہ اخلاق حسنہ سے متعلق بعض چیزیں فطری اور طبعی ہیں اور بعض ایسی ہیں جنہیں اپنی ریاضت اور دوسروں کے اخلاق حسنہ کی پیروی کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے، امام نووی رحمہ اللہ نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔ (شرح مسلم للنووي ۱۵/ ۷۹)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے امام قرطبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اخلاق انسانوں کی ایک جبلت کا نام ہے، اور اسی کی بنیاد پر لوگ کئی طرح کے ہوتے ہیں، اگر ان جبلتوں میں کوئی محمود اور پسندیدہ جبلت کسی پر غالب آجائے تو یہ اچھا کہا جائے گا ورنہ اسے اس جبلت کے تعلق سے محنت کرنے کو کہا جائے گا یہاں تک کہ وہ بالکل پسندیدہ ہو جائے، نیز اگر خیر کی وہ جبلت کسی میں کمزور ہو تو اسے ریاضت کرنا چاہیے اور خیر کی جبلت کو مضبوط وقوی کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو لوگوں کے لیے زیادہ نفع بخش ہو وہ سب سے اچھا ہے

جن پسندیدہ اوصاف کی بناء پر اسلام میں انسان کو سب سے اچھا کہا گیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان دوسروں کے لئے زیادہ سے زیادہ سود مند اور نفع بخش ہو، جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں وارد ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اَلْمُؤْمِنُ يَأْلَفُ وَيُؤْلَفُ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ، وَخَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ'' یعنی مومن خود مانوس ہوتا ہے اور دوسرے اس سے مانوس ہوتے ہیں، اس آدمی میں کوئی خیر نہیں جو نہ مانوس ہوتا ہو اور نہ اس سے مانوس ہوا جاتا ہو اور لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہو (المعجم الأوسط للطبراني: ۶/۵۸، وصححه الألباني في الصحيحة: ۴۲۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: ''يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟'' اے اللہ کے رسول لوگوں میں کون شخص اللہ کو بہت محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا ''أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا، وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخٍ لِي فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، شَهْرًا، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ، وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ، مَلَأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَلْبَهُ أَمْنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتَّى أَثْبَتَهَا لَهُ، أَثْبَتَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَمَهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ'' یعنی اللہ کی نظر میں لوگوں میں سب سے محبوب وہ شخص ہے جو ان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو، اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل یہ ہے کہ تم کسی مرد مسلم میں خوشی اور سرور داخل کردو، اس کی کوئی مصیبت دور کردو، یا اس کا قرض ادا کردو یا اس کی بھوک مٹادو، اپنے کسی بھائی کی کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس کے ساتھ میرا جانا مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں ایک مہینہ مدینہ کی اس مسجد میں اعتکاف کروں اور جو شخص اپنا غصہ پی جائے حالانکہ اگر وہ چاہتا تو اس غصہ کو نافذ کرسکتا تھا تو اللہ تعالی بروز قیامت اس کے دل کو اپنی رضا سے بھر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا اور اسے پوری بھی کردیا تو قیامت کے دن اسے ثابت قدمی نصیب فرمائے گا، جب کہ بہتوں کے قدم اس دن اکھڑ جائیں گے۔(المعجم الأوسط للطبراني: ۱۲۹/۱، وفي الأصغر ۱۰۶/۲، وحسنه الألباني لغيره في صحيح الترغيب: ۲۶۲۳)

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس کا فیض دوسروں تک پہنچے اور اپنوں کے علاوہ دیگر لوگ بھی اس سے مستفید ہوں وہ لوگوں میں اچھا انسان ہے اور اللہ کی نظر میں بھی نہایت محبوب ہے، بلاشبہ اللہ کے نزدیک کسی کا محبوب ترین ہوجانا بڑے شرف و اعزاز کی بات ہے، یہ وہ اعلی مقام اور بلند درجہ ہے جہاں تک بندوں کی رسائی بمشکل ہوتی ہے اور جسے یہ مقام حاصل ہوجاتا ہے کہ اس سے اللہ تعالی محبت فرمانے لگتا ہے تو اس سے پوری کائنات اور آسمان و زمین کی ساری مخلوق محبت کرنے لگتی ہے، نیز اللہ تعالی اگر کسی کو محبوب بنالیتا ہے تو اسے سزا ہرگز نہ دے گا، اللہ تعالی جس کو اپنا محبوب بنالیتا ہے اس سے آسمان و زمین کی تمام مخلوقات محبت کرنے لگتی ہے، اس کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ .فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ .فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ .فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جب اللہ تعالی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالی فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے اس لئے اس سے تم بھی محبت کرو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر حضرت جبرئیل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں سے محبت فرماتا ہے اس لئے تم بھی اس بندہ سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین میں بھی اس شخص کے لئے محبوبیت اور مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاري: ۳۲۰۳، مسلم: ۲۶۳۷)

یہود و نصاری نے یہ دعوی کیا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے، لاڈلے اور محبوب ہیں ان کے اس دعوی کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ ذرا آپ ان سے پوچھیے تو سہی کہ اگر تم اللہ کے نزدیک محبوب ہو تو تمہیں تمہارے گناہوں پر سزائیں کیوں دے رہا ہے ﴿قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم﴾ (المائدة: ۱۸) آپ کہہ دیجیے کہ پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالی جن سے محبت کرتا ہے اور جو اس کے نزدیک محبوب ہوتے ہیں انھیں وہ عذاب نہ دے گا۔

دوسری قدرے طویل حدیث میں جن دیگر اچھی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب بھی دوسروں کی فیض رسانی اور انہیں آرام و راحت اور نفع پہنچانے ہی سے متعلق ہیں، مثلا حدیث میں کسی مسلمان کو سرور پہنچانے، اس کی کسی تکلیف کو رفع کرنے، قرض کو ادا کرنے اور اس کی بھوک مٹانے کو سب سے اچھے اعمال میں شمار کیا گیا ہے، یہ تمام چیزیں فیض رسانی ہی کا حصہ ہیں۔

نیز اسی حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا اور اس بات کی وضاحت کر دی کہ مسجد نبوی میں ایک ماہ کے اعتکاف و خصوصی عبادت کے مقابلے میں مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں اپنے کسی بھائی کی کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے کہیں آؤں جاؤں، اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرنے اور انھیں فیض یاب کرنے کا ثواب خود اپنے کو فائدہ پہنچانے سے زیادہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے ''وَاللَّهُ فِي عَونِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ'' یعنی اللہ اس وقت تک اپنے بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم ۲۶۹۹)

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے بھائی کی نفع رسانی کی کوشش کرتے رہنا چاہیے اور دینی و دنیاوی کسی بھی معاملہ میں اسے نقصان نہ پہنچانا چاہیے، نفع رسانی کے باب میں اس کی وہ کاوش جو دوسروں کو آخرت میں کامیابی سے ہم کنار کردے سب سے اہم ہے۔ اس لئے انھیں دین کے بارے میں آگاہ کرنا، توحید کی دعوت دینا، شرک و بدعت سے روکنا اور اعمال صالحہ اور حسن معاملہ کی تلقین کرنا وغیرہ نفع رسانی ہی میں داخل ہیں، جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا ''فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ؟ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ، وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ'' کیا تم اپنی قوم میں میرا مبلغ بننا پسند کروگے، ہوسکتا ہے کہ تمہارے ذریعہ اللہ انھیں فائدہ پہنچائے اور تمہیں اس پر اجر عطا کرے۔ (صحیح مسلم: ۲۴۷۳)

معلوم ہوا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے انھیں دعوت اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی تعلیم و تلقین فرمائی۔

فیض رسانی کا دائرہ بے حد وسیع ہے اور نبی کریم ﷺ نے ہر ممکن ذرائع سے لوگوں کو فیض اور نفع پہنچانے کی تعلیم دی ہے اور ایک مسلمان کو سراپا نفع اور فیض قرار دیا ہے چنانچہ صحیح بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایک دن سوال کیا کہ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے جسے مومن و مسلم جیسا کہا جاسکتا ہے؟ صحابہ کرام کی نگاہیں صحراء و جنگلات کے درختوں کی جانب اٹھیں اور صحیح جواب کسی سے نہ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑا، پھر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے جس کا کانٹا، شاخیں، پتے اور پھل سب کارآمد ہوتے ہیں اور لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ماموں بچھو کے ڈنک مارنے پر دم کر کے علاج کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تو وہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا "يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ"

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! بیشک آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرما دیا، حالانکہ میں بچھو کے ڈنک مارنے پر جھاڑ پھونک کرتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے تو اسے پہنچانا چاہے۔ (صحیح مسلم: ۲۱۹۹) یہ بات گو کہ جھاڑ پھونک کے حوالہ سے ہے مگر حکم ہر نفع کے لئے عام ہے۔

اسی طرح حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ" ہر مسلمان پر صدقہ ضروری ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر کسی کے پاس صدقہ کے لئے کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا "يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ" اپنے ہاتھ سے کام کرے اور خود کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ" مجبور و مظلوم ضرورت مند کی مدد کرے، لوگوں نے کہا: اس سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ" اچھا کام کرے اور برے کاموں سے اجتناب کرے اس کی جانب سے یہی صدقہ ہے۔ (بخاری: ۴۴۵، مسلم: ۱۰۰۸)

معلوم ہوا کہ فیض رسانی اور نفع پہنچانے کا دائرہ بے حد وسیع ہے اور جس بھی طریقہ سے ممکن ہو مسلمان دوسروں کو فائدہ پہنچاتا رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کے طلبہ و معلمین

یوں تو تمام شرعی اور نفع بخش علوم کے سیکھنے سکھانے اور پڑھنے پڑھانے والے لوگوں میں اچھے ہیں، تاہم اس فضیلت میں اضافہ اس وقت ہو جاتا ہے جب کہ تعلیم و تعلم کا تعلق اللہ کی کتاب قرآن کریم سے ہو، جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَه'' یعنی تم میں سب سے اچھا وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور اس کی تعلیم دے۔ (بخاری: ۹۳۷۴)

امام مناوی رحمہ اللہ نے اس فضیلت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا کہ ''متعلم و معلم کی فضیلت ایسے لوگوں کے لئے ہے جن کا تعلم و تعلیم قرآن سے متعلق ہو، اس لئے کہ سب سے اچھا کلام اللہ کا کلام ہے، اس لئے نبیوں کے بعد اچھے اور بہتر وہ ہوں گے جو خیر الکلام پڑھنے اور پڑھانے میں مشغول ہیں۔'' (فیض القدیر ۳/۴۹۹)

قرآن کریم کے متعلّم و معلّم کی فضیلت مطلق ہے:

قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے والوں کی فضیلت مطلق ہے، وہ دنیا میں بھی قابل قدر ہیں اور برزخ اور آخرت میں بھی ان کا مقام و مرتبہ نہایت اعلیٰ اور بلند ہوگا، دنیا میں ان کے قابل قدر اور لوگوں میں اچھا ہونے کی دلیل حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: ''يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ'' یعنی قوم کی امامت وہ شخص کرے جو کتاب اللہ کا سب سے اچھا حافظ اور قاری ہو، اگر لوگ قرأت قرآن میں مساوی ہوں تو ہجرت میں سے سب سے زیادہ سبقت لے جانے والا ان کی امامت کرے، اگر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہجرت میں سارے لوگ مساوی ہوں تو ان میں سے معمر شخص امامت کرے کسی کے وطن میں یا اس کے جائے اقتدار میں کوئی اس کی امامت نہ کرے اور کسی کے گھر اس کی مخصوص نشست پر بلا اجازت کوئی نہ بیٹھے۔(صحیح مسلم: ۶۷۳)

عالَم برزخ میں قرآن کے متعلم ومعلم کی اولیت وافضلیت کی دلیل حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ احد کے مقتولین اور شہداء میں سے دو دو حضرات کو کفن کے ایک ہی کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے پھر پوچھتے ''أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟'' ان میں سے قرآن کسے زیادہ یاد ہے؟ اور پھر جب ان دونوں میں سے کسی ایک کی جانب اشارہ کر دیا جاتا تو لحد قبر میں اسے پہلے داخل کرتے اور فرماتے ''میں قیامت کے دن ان پر گواہ رہوں گا اور آپ نے انھیں ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا انھیں غسل بھی نہیں دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔'' (بخاری:۱۳۴۳)

امام صنعانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس حدیث سے پتہ چلا کہ اگر ایک ہی قبر میں دو یا زائد لوگوں کو ایک ساتھ دفن کرنا ہو تو قبر کے اندر اتارنے میں ایسے لوگوں کو مقدم کیا جائے گا جنھیں قرآن دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ یاد ہو، یہ فضیلت قرآن کی فضیلت کے سبب ہے اسی پر صاحب قرآن کو دیگر امور میں مقدم کرنے پر بھی قیاس کیا جائے گا۔(سبل السلام ۱/۷۱)

قرآن سے شغف اور تعلق رکھنے والوں کی عالَم آخرت میں فضیلت اور ان سے بہتر ہونے کا ثبوت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی وہ مرفوع حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا؛ فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا'' یعنی قیامت کے دن صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ (قرآن) پڑھتے جاؤ اور (جنت کے منازل پر) چڑھتے جاؤ اور ایسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے دنیا میں ترتیل سے پڑھتے تھے، اس لئے کہ تمہارا مقام اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آخری آیت کے پاس ہوگا جسے تم پڑھو گے۔ (سنن أبوداود: ۱۴۶۴، سنن ابن ماجہ: ۳۷۸۰)

علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ''صاحب قرآن'' سے مراد قرآن کا حافظ ہے جسے زبانی قرآن کریم یاد ہو، امامت کے تعلق سے حدیث میں وارد حکم أقرأهم لكتاب الله سے بھی مراد وہ شخص ہے جسے دوسروں کی نسبت قرآن زیادہ یاد ہو، اس لئے کہ جنت میں درجات کا تفاضل وتفاوت دنیا میں حفظ قرآن کے مطابق ہے نہ کہ اس کی قرأت اور کثرت تلاوت کی بنیاد پر جیسا کہ اس سلسلہ میں کچھ لوگوں کو دھوکا ہوا ہے، اس حدیث سے حافظ قرآن کی فضیلت ظاہر ہے مگر شرط ہے کہ اس کا حفظ قرآن خالصۃً لوجہ اللہ ہو، دنیا اور دینار و درہم کے لئے نہ ہو، ورنہ وہ اس حدیث کا مصداق ہوگا کہ ''إِنَّ أَكْثَرَ مُنَافِقِي أُمَّتِي قُرَّاؤُهَا'' میری امت کے منافقین کی اکثریت قراء کی ہوگی۔ (مسند أحمد: ۶۶۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوه'' تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے اہل وعیال کے تعلق سے تم میں سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارا کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو اور جانے دو (یعنی برائی کے ساتھ اس کا ذکر نہ کرو بلکہ اسے خیر ہی کے ساتھ یاد کرو) (ترمذی: ۳۸۹۵)

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کے اپنے قریب ترین لوگوں یعنی اہل وعیال اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی فضیلت ہے اور اس پر بڑا اجر وثواب ہے۔ علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث میں صلہ رحمی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ان الفاظ میں مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِم ''یعنی مومنوں میں سب سے کامل الایمان مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو اور تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے اخلاق کے اعتبار سے اپنی بیویوں کے لئے اچھا ہو۔ (ترمذی: ۱۱۶۲)

اہل وعیال کے لیے اچھا ہونے کا مطلب

علامہ مناوی رحمہ اللہ نے اس تعلق سے وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ ان کی بدخلقی اور بیوقوفی پر صبر کرے، ان سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے، ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے، انھیں تکلیف نہ دے اور عطاء وسخاوت کا مظاہرہ کرے اور شک وشبہ کے مقامات پر ان کی حفاظت کرے، انھیں خوبیوں کے سبب حضرت محمد ﷺ اپنے اہل وعیال کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ حسن معاشرت کی بناء پر لوگوں میں سب سے اچھے تھے۔(فیض القدیر ۲/۷۹)

امام شوکانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں نشاندہی کی گئی ہے کہ جو لوگ خیر کے اعلی مقام پر فائز ہیں اور لوگوں میں سب سے اچھا اور بہتر ہونے کے بجا طور پر مستحق ایسے لوگ ہیں جو اپنے اہل وعیال کے لئے بہتر ہوں، اس لئے اہل وعیال ہی حسن خلق، احسان اور فیض رسانی کے سب سے زیادہ حقدار ہیں، اگر واقعی کسی کے اندر یہ خوبیاں ہیں تو وہ بجا طور پر لوگوں میں سب سے اچھا کہلائے جانے کا مستحق ہے، اس کے برعکس اگر کوئی اپنے اہل وعیال کے لئے بدخلق اور بخیل ہو اور دوسروں کے لئے بڑا خلیق اور سخی وفیاض ہو تو وہ اس کے باوجود توفیق سے محروم اور سیدھے راستہ سے منحرف ہے۔(نیل الأوطار:۹/۲۶۰)

کتاب وسنت کے دیگر نصوص میں بھی اہل وعیال کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرنے کا تاکیدی حکم بار بار آیا ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء:۱۹)

ترجمہ: ''اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ایک طرف عورت کو اپنے شوہر کی اطاعت اور اسے خوش رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تو دوسری طرف شوہر کو بھی بیوی پر احسان، نرمی، اس کی بدخلقی پر صبر اور اس کے حقوق: مہر نفقہ اور سکنی وغیرہ کی ادائیگی اور حسن معاشرت کا بھی پابند کیا گیا ہے۔(الکبائر: ص: ۱۷۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سے بھلائی کی امید ہو

اسلام نے عام انسانوں کے ساتھ حسن سلوک اور رواداری کی تعلیم کے ساتھ بہ طور خاص مسلمانوں کو باہمی تعلقات خوشگوار اور استوار کرنے کا حکم دیا اور انھیں دین وعقیدہ کی بنیاد پر ایک دوسرے کا بھائی قرار دے کر باہم میل جول اور پیار ومحبت کی فضا قائم کرنے پر ابھارا ہے، سورۃ الحجرات آیت نمبر دس میں اللہ تعالی نے فرمایا: ''إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ'' کہ سارے اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اسی سورہ میں اللہ تعالی نے یہ رہنمائی بھی فرمائی کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ کسی سبب سے آپس میں لڑ پڑیں تو باقی مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس لڑائی اور اختلاف کو ختم کرائیں اور عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ان کے درمیان صلح کی سنجیدہ کوشش کریں، نیز صلح کے لئے کی گئی اس مخلصانہ کوشش کے نتیجہ میں جو فیصلہ مسلمانوں کی جماعت کی جانب سے لیا گیا ہے اگر کوئی فریق اس کو ماننے سے انکار کرے اور دوسرے گروہ پر ظلم وزیادتی پر آمادہ رہے تو اس باغی گروہ سے اس وقت تک مسلمان قتال کرتے رہیں جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق کیے گئے فیصلہ کو قبول نہ کرلے اور صلح پر آمادہ نہ ہو جائے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

''وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ'' (الحجرات:۹)

ترجمہ: اور اگر مومنوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرادیا کرو، پھر ان دونوں میں سے ایک دوسری (جماعت) پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو، بیشک اللہ تعالی انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے اپنی حدیث میں وضاحت فرمائی کہ کامل الایمان مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ'' یعنی سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر دراصل وہ ہے جو اللہ کی منع کردہ چیز کو چھوڑ دے۔ (بخاری: ۱۰/مسلم ۴۱)

اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے سوال کیا یارسول الله !''أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟قال: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِه'' یعنی اے اللہ کے رسول اسلام کی کون سی خوبی زیادہ اچھی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص سب سے اچھا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔'' (بخاری: ۱۱/مسلم: ۴۲)

امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث کا واضح مفہوم یہ ہے کہ سچا اور کامل الایمان مسلمان وہ ہے جو اپنے قول وفعل سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے، ہاتھ کا ذکر بطور خاص اس لئے ہوا ہے کہ اکثر اعمال کا صدور اسی سے ہوتا ہے۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم)

گویا مومن کی تعریف ہی یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے صلاح وخیر، نیکی اور نفع رسانی کے جذبات سے آراستہ ہو، جس سے بھلائی کی امیدیں وابستہ ہوں اور اس کے تعلق سے کسی شر اور نقصان کا تصور نہ ہو، اسلام میں خیر وشر جانچنے کا یہی معیار ہے کہ کون دوسروں کے لئے کتنا نفع بخش ہے اور کون کس قدر نقصان دہ، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس کھڑے تھے اور فرمایا ''أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟'' کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے لوگوں کے بارے میں نہ بتادوں؟ لوگ خاموش رہے اور آپ نے اپنی یہ بات تین بار دہرائی، اس کے بعد قوم کے ایک شخص نے کہا کیوں نہیں، یارسول اللہ! ہمیں ضرور بتائیے آپ نے فرمایا: ''خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَيْرُهُ، وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ، وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ" یعنی تم میں اچھا وہ ہے جس سے خیر اور بھلائی کی امید کی جائے اور اس کے شر سے محفوظ سمجھا جائے اور تم میں برا وہ ہے جس سے خیر کی کوئی امید نہ ہو اور جس کے شر سے مامون نہ رہا جائے۔

(سنن ترمذي: ۲۲۶۳/مسند احمد: ۸۸۱۲ و ۸۹۲۰)

نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے انسانوں کی دو قسموں کا پتہ چلتا ہے، ایک قسم ایسے لوگوں کی ہے جو سراپا خیر ہوتے ہیں، لوگوں کو ان سے خیر اور بھلائی ہی کی امید ہوتی ہے اور لوگ ان کے شر سے خود کو مامون سمجھتے ہیں، اس قسم کے لوگوں کو حدیث میں "خیر الناس" (اچھے لوگ) کہا گیا ہے، اس کے بالمقابل دوسرے قسم کو "شر الناس" (بدترین لوگ) قرار دیا گیا ہے۔ اور ان کی مذموم صفات میں بہ طور خاص اس بات کا ذکر ہوا کہ لوگوں کو ان کی جانب سے کسی بھی قسم کے خیر یا بھلائی کی توقع نہیں رہتی اور نہ ان کے شر سے خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔

مذہب اسلام نے اپنے متبعین کو مختلف طریقوں سے اس بات پر ابھارا ہے کہ وہ انسانیت کے لئے نفع بخش بن کر رہنے کی کوشش کریں، لوگوں کو فائدہ پہنچاتے رہیں اور انھیں ضرر اور نقصان سے بچاتے رہیں اور اگر نفع رسانی ممکن نہ ہو تو کم از کم لوگوں کو تکلیف نہ دیں، یہی اس شخص کے حق میں صدقہ ہے، جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "أَلْإِيمَانُ بِاللَّهِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ" اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں نے دریافت کیا کہ "أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ یعنی کیسی گردن کا آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا" جو گردن اس کے مالک کی نظر میں سب سے اچھی ہو اور جس کی قیمت سب سے زیادہ ہو، ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے پھر سوال کیا کہ اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ تو آپ نے فرمایا: "تُعِينُ صَانِعًا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ" یعنی تم کسی کاریگر اور ہنرمند کی مدد کردو یا کسی بے ہنر کا کام کردو، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں نے یہ دریافت کیا کہ اگر ان میں سے کوئی کام مجھ سے نہ ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ" یعنی تم اپنے شر سے لوگوں کو بچالو، یہ عمل بھی تمہاری طرف سے تمہارے حق میں صدقہ ہے۔(مسلم: ۴۸)

تقریباً اسی مفہوم کی ایک اور حدیث ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ" یعنی ہر مسلمان پر صدقہ فرض ہے، لوگوں نے دریافت کیا اگر اس کے پاس نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا: "يَعْمَلُ بِيَدِهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ" یعنی اپنے ہاتھوں سے کام کرے اور اس سے خود کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے، لوگوں نے سوال کیا کسی کو اس کی بھی طاقت نہ ہو یا وہ نہ کرے؟ آپ نے فرمایا "يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ" یعنی وہ نہایت پریشان حال ضرورت مند کی مدد کرے، لوگوں نے پھر پوچھا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ تو آپ نے فرمایا "فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ" یعنی لوگوں کو نیکی اور معروف کا حکم دے اور شر سے رک جائے یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔(بخاری: ۱۴۴۵ و مسلم: ۱۰۰۸)

یحییٰ بن معاذ الرازی نے فرمایا: کہ ایک مومن کا دوسرے مومن پر تین حق ہے (۱) اگر وہ کسی کو فائدہ نہ پہنچا سکے تو اسے نقصان بھی نہ پہنچائے (۲) اگر وہ کسی کو خوشی نہیں دے سکتا تو اسے غم بھی نہ دے (۳) اور اگر وہ اس کی تعریف نہیں کر سکتا تو کم از کم اس کی برائی بھی نہ کرے۔(صفۃ الصفوۃ ۴/۴۹۱)

ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے کہا کہ اگر آپ عمر دراز مسلمانوں کو اپنا باپ سمجھ لیں، چھوٹوں کو بیٹا بنالیں، اور اپنے ہم عمر لوگوں کو بھائی تصور کرلیں، تو آپ بتائیے کہ ان میں سے کسی کے ساتھ آپ بدسلوکی کرنا پسند کریں گے؟۔ (جامع العلوم والحکم ۱/۳۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان دوسروں کے لئے کس قدر نفع بخش اور فیض رساں ہوتا ہے، وہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے اور انھیں تکلیف اور نقصان سے بچانے کا کتنا حریص ہوتا ہے اور وہ اپنے حسن اخلاق کے ذریعہ لوگوں کی نگاہوں کا تارا بن کر کس طرح زندگی گزارتا ہے اس کی وضاحت اس حدیث سے بخوبی ہو جاتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے مرد مومن کو نفع رسانی اور فیاضی میں کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہے، حدیث ملاحظہ کریں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ؟'' یعنی درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے جھڑتے نہیں اور وہ (فیض رسانی میں) مومن سے ملتا جلتا ہے۔ تم لوگ مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگ صحراؤں کے درختوں میں اسے تلاش کرنے لگے اور میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مارے شرم کے مجھے لب کشائی کی ہمت نہ ہوئی، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہی ہمیں بتا دیجیے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کھجور کا درخت'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میرے دل میں یہی آیا تھا، تو آپ نے کہا اگر تم نے یہ جواب دے دیا ہوتا تو میرے نزدیک یہ جواب فلاں فلاں چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتا۔ (بخاری: ۶۱، مسلم: ۲۸۱۱)

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے کھجور کے درخت کی مسلمان سے مشابہت و مماثلت کو کئی وجوہ سے ثابت کیا ہے، ان میں سے بعض یہاں ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) کھجور کے درخت کی جڑ زمین کے اندر پائیدار ہوتی ہے، یہ ایسے درخت کی طرح نہیں ہوتا جس کے بارے میں قرآن کے اندر آیا ہے: ﴿وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور ناپاک بات کی مثال گندے درخت جیسی ہے جو زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا، اسے کچھ ثبات تو نہیں۔ (ابراہیم:۲۶)

یہی پائیداری مومن کے اندر بھی ہوتی ہے جو سرد و گرم حالات میں ثابت قدم رہتا ہے۔

(۲) کھجور کا پھل عمدہ، لذیذ، شیریں اور صحت بخش ہوتا ہے، اسی طرح مرد مومن بھی اچھا ہوتا ہے، اس کی بات اچھی ہوتی ہے اور اس کا عمل بھی ٹھیک ہوتا ہے اور وہ اپنے اور دوسروں کے لئے نفع بخش ہوتا ہے۔

(۳) کھجور کا پتہ کبھی گرتا نہیں ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہے، جاڑا گرمی اور خزاں و بہار کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا اسی طرح مومن تقویٰ کے لباس سے ہمیشہ آراستہ اور مزین رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کر لیتا ہے۔

(۴) کھجور کے پھل کا توڑنا آسان ہوتا ہے، کھجور کے درختوں میں جو نیچا ہوتا ہے توڑنے والے کو اس پر چڑھنے کی حاجت نہیں ہوتی اور جو اونچا ہوتا ہے اس پر چڑھنا دوسرے کے درختوں کی بہ نسبت آسان ہوتا ہے، اس لئے اس کے تنوں میں نیچے سے اوپر تک چڑھنے کے لئے سیڑھی نما چیز بنی ہوتی ہے، اسی طرح مومن سے بھی خیر کا حصول بھی سہل ہوتا ہے اور جو بھی اس سے فیض یاب ہونا چاہے فیض یاب ہو سکتا ہے۔

(۵) کھجور دنیا کے تمام پھلوں میں سب سے زیادہ مفید اور نفع بخش ہوتا ہے، چنانچہ اس کا ''رُطب'' میوہ کے طور پر اپنی شیرینی کے باعث شوق سے کھایا جاتا ہے، اور خشک پھل ذخیرہ کر کے رکھا جاتا ہے، جسے بعد میں غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے سرکہ، کیک، بسکٹ اور مٹھائی بنائی جاتی ہے اور اسے دواؤں اور شربتوں میں ڈالا جاتا ہے، گویا اس ناحیہ سے کھجور اور انگور تمام پھلوں میں سب سے زیادہ نفع بخش پھل مانے جاتے ہیں۔ یہی حال مومن کا ہوتا ہے جس کی ذات ہر حال میں فیض رساں ہوتی ہے۔

(۶) کھجور کا درخت بڑے بڑے درختوں میں سب سے زیادہ پائیدار ہوتا ہے، وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آندھی طوفان کا مقابلہ کر لیتا ہے جب کہ دوسرے بڑے درخت تیز ہواؤں سے جھک جاتے ہیں اور بسا اوقات وہ جڑ سے اکھڑ بھی جاتے ہیں، اسی طرح کھجور کا درخت پانی کے بغیر تادیر ہرا بھرا اور باقی رہتا ہے، اسی طرح ایک مرد مومن بھی مصائب و ناموافق حالات میں بھی ثابت قدم رہتا ہے اور باد مخالف کی ہوائیں اس کا کچھ بگاڑ نہیں پاتیں۔

(۷) کھجور کا درخت سراپا منفعت اور خیر ہوتا ہے۔ اس کی کوئی چیز فائدہ سے خالی نہیں ہوتی، چنانچہ جس طرح اس کا پھل نفع بخش ہے اسی طرح اس کے تنے اور پتیاں بھی تعمیری کاموں میں استعمال کی جاتی ہیں، نیز ان سے چٹائیاں اور گھروں میں استعمال کی جانے والی دیگر اشیاء تیار کی جاتی ہیں اور اس کی گٹھلیاں جانوروں کو کھلانے اور دوسرے کاموں میں مستعمل ہیں۔

(۸) کھجور کے درخت کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی عمر جیسے جیسے بڑھتی ہے ویسے ویسے اس کے خیر میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور اس کا پھل عمدہ ہو جاتا ہے، ایسے ہی مرد مومن کی عمر جوں جوں بڑھتی ہے اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے اعمال بہتر سے بہتر ہو جاتے ہیں۔

(۹) کھجور کا قلب یعنی اندورنی حصہ سب سے اچھا اور شیریں ہوتا ہے اسی طرح مرد مومن کا دل بھی تمام دلوں میں سب سے پاکیزہ اور بہتر ہوتا ہے۔

(۱۰) کھجور کے درخت کا فائدہ بالکلیہ کبھی ختم نہیں ہوتا، بلکہ اگر خدانخواستہ اس کا کوئی فائدہ ختم ہوتا ہے تو اس کے دوسرے فوائد موجود ہوتے ہیں، مثلاً اگر کسی سال اس میں پھل نہیں آتا تو اس کی شاخوں اور پتوں وغیرہ سے لوگ مستفید ہوتے رہتے ہیں، اسی طرح مرد مومن میں ہمہ وقت خیر کی کوئی نہ کوئی خصلت موجود ہوتی ہے اور لوگ اس سے خیر کی امید لگائے ہوتے ہیں اور اس کے شر سے خود کو مامون سمجھتے ہیں۔

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسے اچھے اعمال کی توفیق کے ساتھ طویل عمر ملی

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کون آدمی سب سے اچھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُه'' وہ آدمی جس کو اچھے عمل کے ساتھ لمبی عمر نصیب ہوئی، پھر سوال کیا کہ لوگوں میں سب سے برا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُه'' جسے لمبی عمر ملی اور اس کے اعمال برے رہے۔ (سنن ترمذي: ۲۳۳۰)

اور حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک اعرابی نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! لوگوں میں اچھا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کو لمبی عمر ملی اور اس کا عمل اچھا رہا۔ (رواه الترمذی، وقال: هذا حسن غريب ۲۳۲۹، وأحمد: ۱۷۷۱۶، والطبرانی فی الأوسط ۳/۳۷۴ وهوفي صحيح الجامع ۳۲۹۶)

اس دنیا میں اس سے زیادہ خوش بخت کون ہوگا جسے اللہ تعالیٰ طویل عمر کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق سے بھی سرفراز فرمادے، جو اسے اللہ سے قریب کردے اور اسے جنت میں پہنچادے، اس سعادت اور خوش بختی کا موازنہ کثرت مال اور دنیا کی کسی نعمت سے نہیں کیا جاسکتا، کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ولست أرى السعادة جمع مال

ولكن التقي هو السعيد

ترجمہ: میں مال اکٹھا کرنے کو خوش نصیبی نہیں سمجھتا دراصل متقی شخص ہی سعید وخوش بخت ہے۔

امام طیبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ایک مومن کی نگاہ میں وقت کی اہمیت اور قدر و قیمت بعینہ وہی ہے جو قدر و قیمت تاجر کی نظر میں راس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المال (پونجی) کی ہوتی ہے، اس لئے مناسب اور ضروری ہے کہ تاجر اپنے راس المال کے ذریعہ اس چیز کی تجارت کرے جس سے اس کو نفع حاصل ہو سکے اور راس المال جتنا زیادہ ہو گا منافع بھی اسی حساب سے زیادہ ہوگا، اسی طرح جس نے اچھا عمل کر کے اپنی زندگی (رأس المال) سے فائدہ اٹھایا تو یہ کامیاب و کامران ہو گیا اور جس نے رأس المال کو ضائع کر دیا وہ خائب و خاسر اور ناکام و نامراد رہ گیا۔ (تحفۃ الأحوذی:۵۱۲/۶)

اسی لئے نبی کریم ﷺ نے کسی مصیبت کے آجانے پر موت کی تمنا کرنے سے منع فرمایا، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسی مصیبت کے پیش آجانے پر تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا ہرگز نہ کرے اور اگر یہ ناگزیر ہی ہو تو یہ کہے کہ ’’اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي‘‘ ترجمہ: اے اللہ مجھے باحیات رکھ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو، اور مجھے وفات دے دے اگر وفات میرے لئے بہتر ہو۔

(صحیح بخاری:۵۶۷۱ و ۶۳۵۱، صحیح مسلم:۲۶۸۰)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ’’لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ‘‘ کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’لَا وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ؛ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ‘‘ نہیں اور میں بھی محض اپنے عمل کی بنیاد پر جنت میں نہیں جا سکتا الا یہ کہ اللہ تعالی مجھے اپنی رحمت سے نہ ڈھانپ لے، اس لئے تم سیدھے اور ایک دوسرے سے قریب رہو اور تم میں سے کوئی موت کی آرزو ہرگز نہ کرے، اس لئے کہ اگر وہ نیک ہوگا تو ممکن ہے کہ اس کی نیکی میں اضافہ ہو اور اگر وہ بدعمل ہے تو اس بات کا امکان ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ آئندہ زندگی میں توبہ کرلے۔ (صحیح بخاري:۳۷۶۵ صحیح مسلم۲۸۱۳)

گویا اس دنیا میں جینے کا مقصد اللہ تعالی کے اوامر کی بجا آوری اور منکرات ومعاصی سے اجتناب کر کے اللہ تعالی کی خالص بندگی کرنا ہے، اس لئے اگر انسان اپنی تخلیق کے اس مقصد کو حاصل کر لیتا ہے تو یہ طول عمر کے ساتھ خیر میں اضافہ کا سبب ہوتا ہے اور اگر وہ بدکار ہوتا ہے تو بھی اس بات کا امکان رہتا ہے کہ وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح اور تلافی کرلے اور اللہ کے غضب سے خود کو بچا سکے۔ اور اگر انسان اپنی تخلیق سے دور ہے تو اس کی مثال چوپایوں جیسی ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ''﴿أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا﴾ (الفرقان:۴۴)

ترجمہ: کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں، وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔

امام مقاتل نے فرمایا: اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کو جو عبرت اور نصیحت حاصل نہیں کرتے انھیں جانوروں اور چوپایوں سے تشبیہ دیا ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ اور بے راہ رو قرار دیا ہے کہ چوپائے تو اپنے مالک کو پہچانتے ہیں، وہ اپنی چراگاہوں تک چلے جاتے ہیں اور اپنے مالکوں کے تابع فرمان ہوتے ہیں مگر یہ نہ تو اپنے رب کو جانتے ہیں اور نہ اس کی بات مانتے ہیں جس نے انھیں پیدا کیا اور انھیں رزق عطا فرمایا۔ (تفسیر القرطبی:۳۶/۱۲)

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو قرض کو بہتر انداز میں واپس کردے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ایک شخص کے ایک سالہ اونٹ کا قرض تھا، وہ آدمی آپ ﷺ سے قرض کی واپسی کا تقاضا کرنے کے لئے آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قرض واپس کردو'' لوگوں نے تلاش کیا تو ایک سالہ اونٹ کے بجائے اس سے بڑا اونٹ ملا، آپ ﷺ نے فرمایا اسے وہی دے دو۔ چنانچہ اس آدمی نے کہا آپ نے مجھے بھرپور دیا اللہ آپ کو بھرپور عطا فرمائے، اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً'' تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض کی واپسی میں تم میں سب سے بہتر ہیں۔ (صحیح بخاری: ۲۳۰۵، و۲۳۹۳)

اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کریمانہ، جود و کرم اور صبر کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے قرض کے مطالبہ میں قرض خواہ کے سخت رویہ کو خندہ پیشانی سے برداشت کرلیا، اس سے نہ انتقام لیا اور نہ اسے سخت وسست کہا اور نہ ڈانٹا بلکہ مطالبہ سے زیادہ واپس کردیا۔ (فیض القدیر للمناوی: ۵۳۳/۲)

انسان چونکہ مدنی الطبع ہے اس لئے وہ اس دنیا کی زندگی میں لوگوں سے کٹ کر اور دور رہ کر زندگی نہیں گزار سکتا، جیسا کہ علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ آپ حکماء کی کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ انسان مدنی الطبع ہے، اس کا تذکرہ وہ نبوت کے اثبات کے تعلق سے مباحث میں کرتے ہیں، اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان لوگوں سے الگ تھلگ ہوکر نہ زندہ رہ سکتا ہے اور نہ اس کا وجود باقی رہ سکتا ہے، اس لئے کہ ہر انسان ایک دوسرے کے تعاون کا طبعاً محتاج ہوتا ہے اور اس امداد باہمی کے لئے اولاً تبادلہ خیالات ضروری ہے اور پھر باہم مشارکت وغیرہ۔ (تاریخ ابن خلدون: ۵۹۴/۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امداد باہمی کے ضمن میں قرض کا لین دین بھی ہے۔اس لئے کہ بسا اوقات انسان کو مال وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے اور مجبور ہوتا ہے کہ کوئی قرض دے کر اس کی ضرورت پوری کردے، اس لئے ضروری ہے کہ قرض لینے والا قرض کی ادائیگی میں جلدی کرے اور ٹال مٹول ہرگز نہ کرے، اور قرض کی واپسی میں اس کا رویہ اس کے مقام اخلاق کا غماز ہے۔

امام غزالی نے ''إحیاء علوم الدین'' میں لکھا ''قرض کی واپسی میں احسان یہ ہے کہ قرض لینے والا قرض واپس کرنے کے لئے قرض خواہ کے پاس خود جائے اور اسے موقع نہ دے کہ وہ قرض کا تقاضا کرنے کے لئے اس کے پاس آنے کی زحمت اٹھائے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی واپسی کے اعتبار سے اچھا ہو، یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی متفق علیہ حدیث ہے، اس لئے جس قدر بھی ممکن ہو قرض کی واپسی میں جلدی کرنے بلکہ واپسی کے مقررہ وقت سے پہلے اور عمدہ ڈھنگ سے واپسی کی کوشش ہونی چاہیے اور اگر ممکن نہ ہو تو قدرت ہوتے ہی جلد واپسی کی نیت ہی کرلے۔''

(احیاء علوم الدین:۸۲/۲)

قرض کی باحسن واپسی سود نہیں ہے

مذکورہ حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی نے دوسرے سے قرض لیا اور واپسی میں اس سے زیادہ دے دیا تو یہ حرام اور ممنوع سود کے زمرہ میں نہ آئے گا بلکہ اس کا شمار مکارم اخلاق کے تحت کیا جائے گا، بشرطیکہ یہ زیادتی معاہدہ میں مشروط نہ ہو، اکثر علماء کا یہی خیال ہے۔امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جانوروں کا قرض لینا بھی درست ہے اور اس کا حکم عام قرض جیسا ہے، نیز ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص قرض لے اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ اس سامان سے بہتر واپس کرے جو اس نے بہ طور قرض کسی سے لیا ہے، یہ سنت ہے اور مکارم اخلاق میں داخل ہے، یہ اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرض کے زمرہ میں داخل نہیں جسے کسی زائد منفعت کے سبب ممنوع قرار دیا گیا، اس لئے کہ ایسی منفعت ممنوع ہے جس کی شرط قرض لیتے ہوئے لگادی گئی ہو کہ واپسی میں زیادہ دینا ہوگا لیکن اگر زیادتی کی شرط پہلے نہ لگائی گئی ہو تو اس سے زیادہ دینا مستحب ہے اور قرض دینے والے کے لئے اسے لینے میں کوئی حرج نہیں، خواہ یہ اضافہ اس سامان کی صفت میں ہو یا تعداد میں۔'' (شرح النووی علی مسلم)

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''جس قرض میں اضافے کی شرط لگائی گئی ہو وہ بالاتفاق حرام ہے، امام ابن المنذر نے فرمایا کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرض دینے والے نے اگر قرض لینے والے سے کچھ زیادہ واپس کرنے کی یا کسی ہدیہ کی شرط لگا کر قرض دی ہے تو یہ سود ہے جس کا لینا حرام ہے، جیسا کہ حضرت ابی بن کعب، ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انھوں نے ایسے قرض سے منع فرمایا ہے جس میں کسی اضافی فائدہ کی شرط لگی ہو۔'' (المغني:۴۳۹۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو دوسروں کو کھانا کھلائے

حمزہ بن صہیب سے مروی ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ابو یحییٰ کنیت اختیار کرتے تھے، وہ خود کو عرب کہتے تھے اور دوسروں کو خوب کھلاتے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے استفسار فرمایا: کہ صہیب کیا بات ہے تم ابو یحییٰ کنیت اختیار کرتے ہو جب کہ تمہاری کوئی اولاد نہیں، تم کہتے ہو کہ میں اہل عرب سے ہوں؟ اور تم اسراف کی حد تک لوگوں کو خوب کھلاتے ہو؟ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری کنیت ''ابو یحییٰ'' رسول اللہ ﷺ نے رکھی تھی، رہی بات میرے نسب کی تو میں اصلاً اہل موصل کے **النمر بن قاسط** کا ایک فرد ہوں لیکن بچپن میں مجھے قید کر کے غلام بنالیا گیا اور میں اس طرح اپنے اہل خانہ اور قبیلہ سے بچھڑ گیا اور آپ کا یہ پوچھنا کہ میں لوگوں کو اتنی کثرت سے کیوں کھلاتا ہوں؟ تو عرض ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ''**خِيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَرَدَّ السَّلَام**'' یعنی تم میں اچھا وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے، اسی سبب سے میں لوگوں کو کھلاتا ہوں۔ (مسند أحمد: ۲۳۹۲۶)

حدیث مذکور میں اس بات کا ذکر ہے کہ جو دوسروں کو کھانا کھلاتا ہے وہ لوگوں میں سب سے اچھا ہے، اس کے علاوہ کتاب وسنت کے دوسرے نصوص سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کھانا کھلانا سخی لوگوں کی صفات اور مومن کے اخلاق میں سے ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو اللہ کی رضامندی کے لئے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں، ارشاد باری ہے: ﴿**وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَيَتِيماً وَأَسِيراً ☆ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاء وَلَا شُكُوراً**﴾ (الدھر: ۸/۹)

ترجمہ: اور (نیک لوگ) اللہ تعالی کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں، مسکین، یتیم اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیدیوں کو (اور وہ کہتے ہیں کہ) ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کھلاتے ہیں نہ کہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گذاری۔

یعنی وہ اللہ کی رضا کے لئے ضرورت مندوں کو کھانا کھلاتے ہیں، قیدی اگر غیر مسلم ہو تب بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید ہے، جیسے جنگ بدر کے کافر قیدیوں کی بابت نبی ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ ان کی تکریم کرو، چنانچہ صحابہ پہلے ان کو کھانا کھلاتے تھے خود بعد میں کھاتے تھے، اسی طرح غلام اور نوکر چاکر بھی اسی ذیل میں آتے ہیں جن کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید ہے۔ (تفسیر احسن البیان)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جن باتوں کی تعلیم دی اور جنھیں سلامتی کے ساتھ دخول جنت کا سبب بتایا ان میں کھانا کھلانا بھی شامل تھا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے تو لوگ آپ کی خدمت میں پروانہ وار حاضر ہوئے اور یہ شور ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں (یہ جملہ تین بار دہرایا) تو لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ کے دیدار کے لئے حاضر ہوا، اور جب میں نے رسول اللہ کا چہرہ مبارک غور سے دیکھا تو میں نے یقین کر لیا کہ یہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ ہرگز نہیں، اس موقع پر آپ نے پہلی بات جو ارشاد فرمائی وہ یہ تھی "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ" یعنی لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو، جنت میں بے خوف وخطر داخل ہو جاؤ گے۔ (رواہ الترمذي: ۲۴۸۵ وقال حدیث صحیح، وأحمد في المسند ۲۳۷۸۴ والحاکم في المستدرک وصححہ)

نیز جب نبی کریم ﷺ سے اسلام کی اچھی خصلتوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب میں کھانا کھلانے اور سلام کرنے کا ذکر فرمایا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم سے سوال کیا کہ ''أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ'' یعنی اسلام کی کون سی خوبی زیادہ بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ'' یعنی تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو اس سے بھی جس کو پہچانتے ہو اور جس کو نہیں پہچانتے۔ (صحیح بخاري: ۱۲، ۲۸ و ۶۲۳۶ وصحیح مسلم: ۳۹)

کھانا کھلانا یہ کمال ایمان کی نشانی ہے، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے اندر ''باب إفشاء السلام من الإسلام'' کے تحت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کا یہ قول معلقاً نقل فرمایا ہے کہ ''ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ: الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ، وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ'' یعنی تین خوبیاں جس شخص کے اندر جمع ہو گئیں اس میں ایمان جمع ہو گیا (۱) اپنے نفس کے ساتھ انصاف (۲) دنیا میں سلام پھیلانا (۳) تنگی کے باوجود لوگوں پر خرچ کرنا۔ (صحیح بخاری)

علامہ مناوی نے فیض القدیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''ابو الزناد وغیرہ نے فرمایا کہ ان تینوں اوصاف کا جمع ہونا تکمیل ایمان کا باعث ہے اس لئے کہ ایمان کا دارومدار انھیں تین باتوں پر ہے، چنانچہ جب بندہ اپنے نفس کے ساتھ انصاف کی صفت سے آراستہ ہوگا تو وہ اپنے مالک کے واجبی حقوق کو بہرحال ادا کرے گا اور جس سے مالک نے اسے منع فرمایا ہے اس کے قریب بھی نہ جائے گا، اس طرح اس کے اندر اسلام کے ارکان داخل ہو جائیں گے اور سلام کرنا یہ بندہ کے مکارم اخلاق اور لوگوں سے اس کے حسن رابطہ اور انھیں حقیر نہ سمجھنے کی دلیل ہے، اس صفت سے باہمی الفت ومحبت پیدا ہوگی، اور تنگی کے باوجود خرچ کرنا یہ سخاوت وفیاضی کی انتہا ہے کہ جب بندہ تنگی میں خرچ کر رہا ہے تو وسعت وکشادگی کی حالت میں وہ کتنا خرچ کر دے گا اس کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، ساتھ ہی تنگی کے باوجود خرچ کرنا اللہ پر بھروسہ اور دنیا سے بے رغبتی کا ثبوت ہے۔ (فیض القدیر للمناوی ۲۹۵/۳)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صفوں میں مونڈھوں کو نرم رکھنے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ'' یعنی تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنے مونڈھوں کو نماز میں نرم رکھتے ہیں۔(رواه ابو داود وابن حبان في صحيحه، وابن خزيمة في صحيحه، والبيهقي والألباني في صحيح الجامع: ۴۹۲۳)

نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''خيارُكُم ألينُكُم مَناكبَ في الصَّلاةِ، وما مِن خطوةٍ أعظَمُ أجرًا مِن خطوةٍ مَشاها رَجلٌ إلى فرجةٍ في الصَّفِّ فسدَّها'' یعنی تم میں بہتر وہ ہے جس کا مونڈھا نماز میں نرم ہو اور اس قدم کا ثواب سب سے زیادہ ہے جب کوئی شخص صف کی خالی جگہ تک اپنا قدم بڑھا کر اسے بھر دیتا ہے۔(صحيح الترغيب: ۵۰۴)

صفوں کو سیدھی کرنا اور اسے درست رکھنا نماز صحیح طور پر اور مکمل ادا کرنے کے مترادف ہے اور صف اس وقت تک سیدھی نہ ہوگی جب تک قدم قدم سے اور مونڈھے مونڈھے سے ملے نہ ہوں، اس تعلق سے کئی حدیثیں ہیں جو صف سیدھی رکھنے کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں، مگر اس کے باوجود بالعموم لوگ اس معاملہ میں لاپروائی کا شکار ہیں۔

مونڈھوں کو نرم رکھنے کا مطلب

امام خطابی رحمہ اللہ نے اس کے دو مفہوم ذکر کیے ہیں:

(۱) نماز میں سکینت وطمانیت کا اختیار کرنا کہ نمازی حالتِ نماز میں ایسی حرکت نہ کرے کہ اس کا مونڈھا دوسرے کے مونڈھے سے رگڑ جائے۔(۲) دوسرا مطلب یہ بتایا ہے کہ اگر کوئی صف میں داخل ہونا چاہے اور جگہ تنگ ہو تو یہ شخص سکڑ کر اس کے لئے جگہ بنا دے اور اسے صف میں داخل ہونے دے اور اپنے مونڈھے سے اسے دھکا نہ دے تاکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صف مکمل ہو جائے اور اس میں جگہ خالی نہ بچے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث سے یہ دوسرا مفہوم ہی متبادر ہوتا ہے اور پہلا معنی سیاق کے تناظر میں بہت بعید ہے، اس معنی کی تائید ابوداؤد کی اس مرفوع حدیث سے بھی ہو رہی ہے جسے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ'' واسناده صحيح كما قال النووي (صحيح أبي داؤد للألباني: ٦٧٢)

ترجمہ: تم لوگ صفوں کو سیدھی رکھو، مونڈھوں کو باہم ملاؤ، خالی جگہوں کو بھر لو، اپنے (نمازی) بھائیوں کے ہاتھوں کے لئے نرم رہو، شیطان کے لئے صفوں میں جگہیں خالی نہ چھوڑو، جو صف کو ملائے گا اللہ اس کو جوڑ دے گا اور جو صف کو کاٹ دے گا اللہ اس کو بھی کاٹ دے گا۔

بہر حال صفوں کو سیدھی کرنے کی سنت کو زندہ کرنے میں بڑا اجر و ثواب ہے اس لئے کہ جو شخص نماز میں صفوں کی درستی کے لئے کوشش کرتا ہے وہ گویا امت کی صفوں کو باہم درست کرنے کا داعی ہے اور یہ بہت مبارک عمل ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب امت نبی کریم ﷺ کی اتباع کرے اور آپ ﷺ کے ان ارشادات پر عمل پیرا ہو جن میں صفوں کی درستی، باہم مل کر مضبوطی سے کھڑے ہونے اور کندھوں کو آپس میں ملانے کی تاکید کی گئی ہے، اگر خدانخواستہ امت مسجد میں اپنی صف درست نہ کر سکے گی تو وہ مسجد سے باہر بدرجۂ اولیٰ انتشار و افتراق کا شکار ہو گی۔

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاف ستھرے دل اور سچی زبان والے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا انسان افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ'' یعنی ہر صاف ستھرے دل والا اور خوب سچی زبان والا، لوگوں نے عرض کیا کہ ''صدوق اللسان'' تو ہم سمجھ گئے مگر ''مخموم القلب'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ'' یعنی وہ متقی اور صاف ستھرا دل جو ہر گناہ، سرکشی، ظلم وزیادتی اور خیانت وحسد سے خالی اور پاک ہو۔ (سنن ابن ماجہ: ۴۲۱۶ وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: (۳۲۹۱)

اس میں کوئی شک نہیں کہ سلامت قلب، صفاء روح، اخلاص نیت اور صداقت لسان کے برابر کوئی چیز نہیں ہوسکتی، اس لئے کہ بہت سے لوگوں کا ظاہری سلوک بسا اوقات بہت خوش نما ہوتا ہے، مگر جب ان سے میل جول ہوتی ہے اور لوگوں پر ان کی حقیقت آشکار ہوتی ہے تو ان کے بارے میں رائے بدل جاتی ہے۔ گویا دل کی درستی سب سے اہم ہے، چنانچہ صحیحین میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ''.

ترجمہ: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چیزیں ہیں (جس کا حلال یا حرام ہونا واضح نہیں) جن کا علم اکثر لوگوں کو نہیں ہوتا لہٰذا جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچانے کی کوشش کر لی اور جو شخص ان مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے جیسی ہے جو بادشاہ کی مخصوص چراگاہ کے کنارے اپنے جانوروں کو چراتا ہے تو بہت ممکن ہے کہ اس کے جانور بادشاہ کی چراگاہ میں داخل ہو جائیں (اور یہ سزا کا مستحق ٹھہرے) خبردار! ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی زمین میں اس کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں خبردار! بیشک جسم میں بندھے ہوئے خون کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست اور صحیح رہتا ہے تو سارا جسم درست اور صحیح رہتا ہے اور جب یہ لوتھڑا خراب ہو جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے اور خراب ہو جاتا ہے خبردار وہ لوتھڑا دل ہے۔ (صحیح بخاری:۵۲ وصحیح مسلم:۱۵۹۹)

حدیث کے آخری حصہ میں دل کو درست رکھنے اور اسے ہر قسم کے فساد و بگاڑ سے بچانے کی تلقین و تاکید کی گئی ہے اس لئے کہ اس کے بگڑنے سے جسم کے تمام اعضاء بگڑ جاتے ہیں۔

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بعض منفی اخلاق و سلوک سے منع کرنے کے بعد اپنے سینے کی جانب اشارہ فرمایا کہ اسی دل میں اللہ کا تقوی ہوتا ہے اور تمام چیزوں کا صدور بھی وہیں سے ہوتا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ؛ لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا - وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ؛ دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، باہم ایک دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ، آپس میں بغض نہ رکھو اور نہ تعلقات ختم کرو، تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودا پر سودا نہ کرے، اللہ کا بندہ اور بھائی بن کر رہو، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، لہٰذا وہ اپنے بھائی پر ظلم نہ کرے نہ اس کی تذلیل وتحقیر کرے، تقوی یہاں ہے اور- آپ ﷺ نے تین بار اپنے سینے کی جانب اشارہ فرمایا- آدمی کے خراب ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے، ہر مسلمان کے اوپر ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت حرام ہے۔ (مسلم:۲۵۶۴)

گویا یہ دل جسم کے تمام اعضاء کا مالک اور بادشاہ ہے اور اس کے صلاح وتقویٰ پر جسم کے دیگر اعضاء کے صلاح وتقوی کا انحصار اور دارو مدار ہے، ایک اور حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے وضاحت فرمادی کہ اللہ بندوں کے دلوں پر نظر رکھتا ہے، اس کی نگاہ میں اعمال کا اعتبار اس وقت ہوتا ہے جب وہ دل کے راستہ سے انجام پائیں، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ'' یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا ہے لیکن اس کی نظر تمہارے دلوں اور عملوں پر ہوتی ہے۔ (مسلم۲۵۶۴)

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آزمائش اور فتنوں کے دور میں لوگوں سے الگ ہو کر اللہ کی عبادت کرنے والا

نبی کریم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ قیامت کے قریب دنیا میں بڑے بڑے ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ حق باطل کے ساتھ خلط ملط ہو جائے گا اور ان کے درمیان تمیز مشکل ہو جائے گی، صورت حال اس قدر ابتر ہوگی کہ لوگوں کا ایمان متزلزل ہو جائے گا اور صبح کو لوگ مومن ہوں گے اور شام ہوتے ہوئے وہ فتنوں میں مبتلا ہو کر کافر بن جائیں گے، یا اس کے برعکس شام کو مومن رہیں گے اور صبح ہوتے ہوتے وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے، جب جب کوئی نیا فتہ رونما ہوگا اہل ایمان کہیں گے کہ اس سے بچنے کی کوئی سبیل نہیں یہ ہماری ہلاکت کا پیش خیمہ ہوگا، پھر دوسرا فتنہ ظاہر ہوگا پھر تیسرا اور فتنے سمندر کی موجوں کی طرح اٹھتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت واقع ہو جائے گی، ان پے در پے فتنوں سے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے نبی کریم ﷺ نے اپنی متعدد حدیثوں میں یہ نسخہ بتایا ہے کہ ایسے وقت میں ایک مسلمان کو اپنا دین و ایمان لے کر کنارہ کش ہو جانا چاہیے اور لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اللہ کی طاعت وعبادت میں مصروف رہنا چاہیے، چنانچہ سیدہ ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتْنَةِ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي مَالِهِ، يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيُؤَدِّي حَقَّه'' فتنہ کے زمانہ میں وہ شخص سب سے اچھا ہے جو اپنا مال لے کر لوگوں سے الگ تھلگ ہو جائے اور اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرے۔ (مسند احمد: ۲۷۳۵۳)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ'' یعنی اللہ تعالیٰ متقی، دل کے غنی اور چھپ کر رہنے والے بندے کو پسند فرماتا ہے۔ (مسلم: ۲۹۶۵)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ کون شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ، وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ'' یعنی اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرنے والا، اس آدمی نے سوال کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا ''ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَفِي رِوَايَةٍ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ پھر وہ نفس جو (فتنوں کے زمانہ میں) کسی پہاڑ کی وادی میں الگ تھلگ ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے، ایک اور روایت میں ہے کہ وہاں وہ اللہ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

(بخاری: ۲۷۸۶ و مسلم: ۱۸۸۸)

لوگوں سے علاحدگی اختیار کرنا افضل ہے یا ساتھ رہنا؟

مذکورہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو علماء علاحدگی اختیار کرنے کو ساتھ رہنے کے مقابلہ میں افضل سمجھتے ہیں اس حدیث میں ان کے لئے دلیل موجود ہے، مگر اس مسئلہ میں علماء کے مابین مشہور اختلاف ہے، چنانچہ امام شافعی اور اکثر اہل علم کا خیال ہے کہ اگر فتنوں سے محفوظ رہنے کی امید ہو تو اختلاط (سب کے ساتھ رہنا) عزلت گزینی سے افضل ہے، جب کہ کچھ حضرات عزلت گزینی کی فضیلت کے قائل ہیں، جمہور علماء جو اختلاط کی فضیلت کے قائل ہیں انھوں نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ حدیث جنگ و جدال اور فتنوں کے وقت پر محمول ہوگی یا ایسے لوگوں کے لئے جو فتنوں پر صبر نہیں کر سکتے اور جن کے فتنوں میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو، اس لئے کہ انبیاء کرام علیہم السلام جمہور صحابہ و تابعین اور علماء و زہاد ہمیشہ لوگوں کے ساتھ رہ کر جمعہ، جماعت، جنازہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماروں کی عیادت جیسی عبادتوں کے فوائد سے متمتع ہوتے رہے۔

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا ''اصلاً اختلاط (ساتھ رہنے) میں خیر ہے، جب بندہ سب کے ساتھ رہے گا تو وہ انہیں اچھی باتوں کا حکم دے گا، خراب باتوں سے منع کرے گا اور انھیں حق کی جانب دعوت دے گا، مگر جب بندہ سے فتنوں کا مقابلہ نہ ہو سکے تو اس کے لئے عزلت گزینی کہ وہ پہاڑ کی کسی چوٹی پر یا کسی وادی کے گڈھے میں جا کر اللہ کی عبادت کرے، افضل ہے۔ (شرح ریاض الصالحین)

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں اچھا وہ ہے جو سمجھ دار ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا'' یعنی تم لوگوں کو معدن یعنی کان کی مانند پاتے ہو، ان میں جو قبل اسلام اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ وہ سمجھ دار ہوں۔''

(صحیح بخاری: ۳۴۹۳/۳۴۹۴ وصحیح مسلم ۲۵۲۶)

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان دوسرے حیوانات سے علم، سوجھ بوجھ، فہم و فراست اور سمجھ داری و معاملہ فہمی کے سبب ممتاز ہوتا ہے اور یہ وصف اس کے محاسن اخلاق میں شمار ہوتا ہے۔

بعض اہل علم نے سوجھ بوجھ اور فہم وفراست کے ساتھ اس حدیث سے تفقہ فی الدین بھی مراد لیا ہے کہ دینی علم کے ذریعہ انسان کا مقام و مرتبہ بلند ہو جاتا ہے اور وہ ایسے لوگوں سے افضل شمار کیا جاتا ہے جو دینی علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں، یہی سبب ہے کہ دینی علوم کے تعلق سے کتاب وسنت میں بکثرت احادیث وآیات آئی ہوئی ہیں۔

علم اور تفقہ فی الدین کی فضیلت:

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید پر اپنی اور فرشتوں کی گواہی کے ساتھ اہل علم کو بھی گواہ بنایا ہے، چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (آل عمران: ۱۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شہادت کے ساتھ ملائکہ اور علماء کی شہادت کو ملا کر فرمایا: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ﴾ جس سے علماء کی عظیم خصوصیات ظاہر ہوتی ہیں، علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی توحید پر اولوالعلم کو گواہ بنایا جس سے علم اور اہل علم کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ (مفتاح دارالسعادۃ: ۱/۵۰)

(۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن میں علم وجہل کے مابین برابری کی نفی فرمائی، ارشاد ہے: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر: ۹) (بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہل علم اور غیر اہل علم کے مابین برابری کی نفی فرمادی جس سے علماء کے فضل وشرف کا پتہ چلتا ہے۔ (مفتاح دارالسعادۃ ۱/۵۱)

(۳) علماء ہی حقیقت میں اللہ سے ڈرنے والے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ﴾ (فاطر: ۲۸)

ترجمہ: اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

امام سعدی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جو شخص جتنا بڑا عالم ہوگا وہ اللہ سے اتنا ہی ڈرنے والا ہوگا اور اللہ کی خشیت اسے گناہ سے دور رکھے گی اور وہ جس سے ڈرتا ہے اس سے ملاقات کے لئے تیاری کرے گا، علم کی فضیلت کی دلیل ہے اور علم اللہ کی خشیت پیدا کرتا ہے اور اللہ سے ڈرنے والے اللہ کے نزدیک معزز ومکرم ہیں۔ (تفسیر سعدی)

(۴) اہل علم کے درجات کی بلندی، ارشاد باری ہے: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (المجادلۃ: ۱۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم لوگوں میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جو علم دیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں درجے بلند کردے گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ اللہ عالم مومن کے درجات کو غیر عالم مومن کے درجات سے بڑھا دیتا ہے اور درجات کی بلندی عالم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے، اس لئے کہ اس سے مراد ثواب کی کثرت ہے اور کثرت ثواب سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

رفعت درجات سے دنیا میں معنوی بلندی بھی مراد ہے کہ عالم کو اس کے علم کے سبب عزت و مقام حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں حسی علو مقام بھی مراد ہے کہ جنت میں اسے اعلیٰ منازل عطا کیے جائیں گے۔ (فتح الباری ۱/۱۴۴)

(۵) اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو علم میں اضافہ کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا ارشاد ہے: ﴿وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ (طہ:۱۱۴)

ترجمہ: یہ دعا کرکہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علم کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ وہ مزید علم کی دعا فرمائیں۔ (مفتاح دار السعادۃ ۱/۵۰)

(۶) طلب علم جنت تک جانے والا راستہ ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا؛ سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ'' یعنی جو علم کی طلب میں کسی راستہ میں چلتا ہے تو اللہ تعالی اس کے بدلہ میں جنت کا راستہ اس کے لئے آسان بنا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم:۲۶۹۹)

امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث سے طالب علم کے لئے سفر کرنے اور چلنے کی فضیلت ظاہر ہو رہی ہے۔

(۷) دینی علم اور تفقہ فی الدین خیر کے حصول کے اسباب میں ایک اہم سبب ہے، جیسا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ'' یعنی اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ (صحیح بخاری: ۷۱/۱، ۳۱۱۶ وصحیح مسلم: ۱۰۳۷)

ابن بطال نے لکھا ہے کہ حدیث سے عام لوگوں پر علماء کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے نیز یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ دینی علم تمام علوم سے افضل ہے، دینی علم کی فضیلت اس لئے ہے کہ وہ بندہ کو اللہ کی خشیت، اس کی اطاعت اور معاصی سے اجتناب تک پہنچاتا ہے۔

(شرح صحیح البخاری: ۱۵۴/۱)

(۸) دینی امور کی سربراہی میں علماء کو فوقیت اور اولیت حاصل ہے، جیسا کہ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اللہ کے نبی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا أو سِنًّا'' یعنی قوم کی امامت کا فریضہ وہ انجام دے گا جو ان میں اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ پڑھا ہوا ہو، اگر قرآن پڑھنے میں سب برابر ہوں تو اس سعادت کا مستحق وہ ہوگا جو سنت کا سب سے زیادہ جاننے والا ہو اور اگر سنت کے علم میں سب برابر ہوں تو امامت وہ کرے گا، جو ہجرت میں مقدم ہوگا اور اگر ہجرت کرنے میں سب برابر ہوں تو امامت کا مستحق وہ ہوگا جو اسلام لانے میں سب سے پرانا ہو یا جس کی عمر سب سے زیادہ ہو۔ (صحیح مسلم: ۶۷۳)

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے امامت کے استحقاق میں علم والے کو اسلام اور ہجرت میں سبقت رکھنے والوں پر مقدم فرمایا جس سے علم اور اہل علم کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ دینی امور میں علماء کو مقدم رکھا جائے گا۔

(۹) علم میراثِ نبوت ہے، جیسا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ'' یعنی علما انبیاء کے وارث ہیں اور نبیوں نے دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا ہے، بلکہ انھوں نے علم کی وراثت چھوڑی ہے اور جس نے علم حاصل کرلیا اس نے وراثت کو بھرپور حاصل کیا۔ (سنن ترمذی: ۲۶۸۲ سنن ابن ماجہ: ۲۲۳ وصححہ الألبانی صحیح الجامع: ۶۲۹۷)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ علماء کی سب سے بڑی فضیلت ہے، اس لئے کہ انبیاء اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، اس لئے ان کے ورثاء بھی ان کے بعد سب سے بہتر ہوں گے، کیونکہ وارث اپنے مورث کا قائم مقام ہوتا ہے، چونکہ رسولوں کے بعد ان کی دعوت کو اللہ کے بندوں تک کما حقہ پہنچانے کا فریضہ علماء ہی انجام دیتے ہیں اس لئے وہی لوگوں میں انبیاء کی میراث کے بھی حق دار ہیں۔ (مفتاح دار السعادۃ: ۱/۷۶)

(۱۰) طالب علم کے لئے مچھلی اور دیگر مخلوقات دعاء خیر کرتی ہیں، جیسا کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى الْحِيتَانِ فِي الْمَاءِ'' یعنی طالب علم کے لئے آسمان و زمین کی ہر مخلوق دعا کرتی ہے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی۔ (سنن ترمذی: ۲۶۸۲ سنن ابن ماجہ: ۲۲۳ وصححہ الألبانی صحیح الجامع: ۶۲۹۷)

امام خطابی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ چونکہ علماء مچھلی اور دیگر حیوانات کے بارے میں لوگوں کو احکام سے باخبر کرتے ہیں، انھیں تکلیف پہنچانے سے منع کرتے ہیں اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے بدلہ کے طور پر ان حیوانات کے دلوں میں علماء کے لئے دعاء کا انعام فرمادیا ہے۔ (معالم السنن: ۴/۱۶۹)

☆☆☆☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جنھیں دیکھ کر اللہ کی یاد آجائے

نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک صحیح حدیث میں اس بات کا ذکر فرمایا کہ لوگوں میں کچھ ایسے سعادت مند حضرات ہیں کہ ان کے صلاح وتقویٰ اور زہد وورع کے سبب ان کو دیکھنے سے اللہ کی یاد آجاتی ہے۔ بعض روایات میں اس بات کی صراحت بھی ہے کہ وہ نیکوکار اور صلحاء مومنین ہیں جنھیں اولیاء اللہ کہا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ﴾ (یونس:۶۲/۶۳)

ترجمہ: یاد رکھو! اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں، وہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں) سے پرہیز رکھتے ہیں۔ اس تعلق سے جو حدیث وارد ہوئی ہے وہ مسند احمد اور طبرانی وغیرہ کی ہے جو حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: "الَّذِينَ إِذَا رُئُوا ذُكِرَ اللَّهُ تَعَالَى'' (مسند أحمد رقم:۲۰۴۹۷، والصحیحۃ رقم:۹۳۸۲)

ترجمہ: کیا میں تمھیں تمہارے درمیان کے اچھے لوگوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ضرور بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انھیں دیکھا جاتا ہے تو اللہ یاد آجاتا ہے۔ اور امام البانی نے ''الصحیحۃ'' (برقم: ۱۷۳۳، ۱۶۴۶) کے اندر ابن عباس کے حوالے سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ وہ اولیاء اللہ ہیں کہ انھیں دیکھ کر اللہ کی یاد آجاتی ہے۔

علماء نے حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے کہ ان کے اوپر ان کے صلاح وتقویٰ کی ظاہری علامات ہوتی ہیں کہ جنھیں دیکھ کر بے ساختہ اللہ کی یاد آجاتی ہے اس لئے کہ ایسے لوگوں کی زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہتی ہے اور جب کوئی انہیں دیکھتا ہے تو ان کے ذکر الہی کو دیکھ کر وہ بھی اللہ کو یاد کرنے لگتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سارے جہاں کی سب سے اچھی خواتین

اللہ سارے جہان کا خالق ہے، وہ اپنی مشیت سے جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور ان میں بعض کو بعض پر فوقیت وفضیلت عطا کرتا ہے یہاں تک کہ انبیاء ورسل میں بھی اس نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ .....الآية﴾ (البقرۃ:۲۵۳)

ترجمہ: یہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت دی ہے، ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے بات چیت کی ہے اور بعض کے درجے بلند کیے ہیں اور ہم نے عیسی ابن مریم کو معجزات عطا فرمائے ہیں اور روح القدس سے ان کی تائید کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ فضیلت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو عطا فرمائی، اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ کی صحیح حدیث کے مطابق دنیا کی چار خواتین کو سب سے بہتر اور افضل قرار دیا گیا، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے: ''عن أنس بن مالک: خيرُ نساءِ العالَمينَ: مَريمُ بنتُ عِمرانَ وخديجةُ بنتُ خُوَيلدٍ وفاطمةُ بنتُ مُحمَّدٍ ﷺ وآسيةُ امرأةُ فِرعون''

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا سارے جہاں کی عورتوں میں سے چار عورتیں سب سے اچھی اور بہتر ہیں: عمران کی بیٹی مریم، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔ (صحیح ابن حبان: ۱۴۳۸)، والطبرانی: ۱۰۰۴ و صحیح الجامع: ۳۳۲۸)

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''خَيْرُ نِسائِها مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرانَ وَخَيْرُ نِسائِها خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ. (بخاری: ۳۸۱۵ وصحیح مسلم: ۲۴۳۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: خواتین میں سب سے بہتر مریم بنت عمران ہیں اور اس کی عورتوں میں سے سب سے بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں۔

(ابوبکر کریب کا بیان ہے کہ حدیث کی روایت کرتے ہوئے امام وکیع نے آسمان وزمین کی جانب اشارہ کیا)

علماء نے وضاحت فرمائی ہے کہ امام وکیع نے آسمان وزمین کی جانب اشارہ کر کے یہ بتانا چاہا کہ آسمان وزمین کے درمیان کی تمام عورتوں میں یہ دونوں ہی خواتین اپنے اپنے زمانہ میں سب سے افضل اور بہتر تھیں البتہ ان میں سے کسی کو کسی پر فضیلت کے سلسلہ میں علماء نے سکوت اختیار کیا ہے، گویا یہ دونوں روئے زمین کی عورتوں میں سب سے بہتر تھیں۔

البتہ ایک دوسری روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان خواتین کی فضیلت دنیا وآخرت دونوں جگہ ہے، جیسا کہ امام احمد وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: ''خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، قَالَ: " أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟" قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ '' (مسند أحمد: ۲۶۶۸/۲۹۳۱ ابن حبان والحاكم والصحيحة: ۱۵۰۸)

ترجمہ: اللہ کے رسول ﷺ نے زمین میں چار لکیریں کھینچیں، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول اس کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا جنت کی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہیں۔

حضرت مریم بنت عمران کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے خود قرآن کریم میں فرمایا: ﴿يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران: ۴۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے مریم! اللہ نے تجھے برگزیدہ کرلیا اور تجھے پاک کردیا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کرلیا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے سب سے پہلے نبی ﷺ کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لا کر مشرف بہ اسلام ہوئیں اور وہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلی خاتون ہیں جو آپ ﷺ کے عقد نکاح میں آئیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے لئے صحیحین کی یہ حدیث کافی ہے، جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ ''أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ، أَوْ طَعَامٌ، أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا، وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ'' (صحیح بخاري: ۳۸۲۰، ۳۸۲۱ وصحیح مسلم: ۲۴۳۲)

ترجمہ: حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور فرمایا ''یارسول اللہ حضرت خدیجہ آرہی ہیں، ان کے ساتھ ایک برتن ہے جس میں سالن، کھانا اور پانی ہے، جب وہ آپ کی خدمت میں آجائیں تو آپ انھیں ان کے رب کا اور میرا سلام پہنچایئے اور انھیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دے دیجیے جس میں نہ کوئی شور وغوغہ ہوگا اور نہ کوئی مشقت اور زحمت۔

حضرت آسیہ بنت مزاحم کا تذکرہ قرآن مجید میں مثالی خاتون کے طور پر کیا گیا ہے، ارشاد ہے: ﴿وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (التحریم: ۱۱)

ترجمہ: اور اللہ تعالی نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جب کہ اس نے دعا کی اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں میں بہتر وہ ہے جسے دیکھ کر شوہر خوش ہو جائے

نیک بیوی نصف دین ہے، وہ مرد کے لئے باعث سعادت و برکت ہے اور دنیا کا سب سے بہترین متاع ہے، جیسا کہ ان تمام باتوں کا ذکر نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیثوں میں وارد ہوا ہے، نیک بیوی کے نصف دین ہونے کا تذکرہ امام طبرانی نے الأوسط میں اور امام حاکم نے مستدرک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''مَن رَزَقَهُ اللَّهُ امرَأَةً صَالِحَةً فَقَد أَعَانَهُ عَلَى شَطرِ دِينِهِ، فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي الشَّطرِ الثَّانِي'' (حسنہ الالبانی فی صحیح الترغیب ۱۹۲/۲ وقال الحاکم: صحیح)

یعنی جس شخص کو اللہ تعالی نیک بیوی عطا فرمادے تو گویا اس کے آدھے دین کے سلسلہ میں اللہ نے اس کی مدد فرمادی، بس باقی آدھے دین کے بارے میں وہ اللہ سے ڈرتا رہے۔

نیک بیوی کے باعث خیر و برکت اور سبب یمن وسعادت ہونے کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں بھی ہے:

''عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ، وَأَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاوَةِ الْجَارُ السُّوءُ، وَالْمَرْأَةُ السُّوءُ، وَالْمَسْكَنُ الضِّيقُ، وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ'' (رَوَاهُ ابن حبان في صحيحه: ۴۲/۳ من الترغيب والترهيب للحافظ المنذري، السلسلة الصحيحة: ۲۸۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار چیزیں خوش بختی اور سعادت میں سے ہیں، نیک عورت، کشادہ مکان، اچھا پڑوسی اور آرام دہ سواری، اور چار چیزیں بدبختی میں سے ہیں، خراب پڑوسی اور خراب عورت، تنگ گھر اور خراب سواری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک نیک خاتون کے بہترین متاع ہونے کی بات ہے تو اس کا ذکر مسلم کی مندرجہ ذیل روایت میں ہے:

"عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما أن رسول الله الله قال: "الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا؛ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ" (صحيح مسلم: ۱۴۶۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی ہر چیز فائدہ اٹھانے کے لئے ہے اور سب سے بہترین فائدہ اٹھانے کی چیز نیک عورت ہے۔

گویا نیک خاتون اور اچھی بیوی شوہر کے لئے باعث سعادت اور اس کے نصف دین کی تکمیل میں بہترین معاون و مددگار ہوتی ہے، ایک حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے نیک بیوی کی کچھ علامات بھی ذکر فرمائی ہیں: "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: " الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ" (سنن النسائي: ۳۲۳۱ ومسند أحمد: ۷۴۲۱/ ۹۶۸۷/ ۹۶۵۸ وحسنه الألباني في الإرواء: ۱۹۷/۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ عورتوں میں کون سی عورت سب سے اچھی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جو اپنے شوہر کو خوش کردے جب وہ اسے دیکھے اور جب شوہر کسی بات کا اسے حکم دے تو اس کی بات مان لے اور اپنے نفس اور اپنے مال کے سلسلے میں شوہر کی مخالفت نہ کرے کہ اسے برا لگے۔

حدیث کا مفہوم بہت واضح ہے کہ بیوی اتنی خوش مزاج ہو کہ اپنے حسن اخلاق، بہتر انداز اور اچھے طور طریقہ سے شوہر کو خوش کردے، اس کے لئے بناؤ سنگار کا اہتمام کرے، اس کی ہر بات کو مان لے بشرط یہ کہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہو اور اگر شوہر اس سے لطف اندوز ہونا چاہے تو اسے منع نہ کرے اور اگر اس کے پاس اپنا ذاتی مال ہو اور شوہر محتاج ہو تو اپنے ذاتی مال سے شوہر کی مدد کردے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہترین عورت وہ ہے جو بہت محبت کرنے والی اور زیادہ بچہ پیدا کرنے والی ہو

نسل میں اضافہ فطری تقاضا ہے اسی لئے شریعت نے زیادہ بچہ پیدا کرنے والی عورت سے شادی کی ترغیب دی ہے اور مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن امت کی کثرت تعداد پر نبی کریم ﷺ دوسرے انبیاء سے ممتاز رہیں گے جیسا کہ ابوداؤد کی صحیح روایت میں ہے جو حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خدمت نبوی میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ مجھے ایک حسن و جمال اور اونچے حسب نسب والی خاتون مل گئی ہے لیکن اس میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، پھر دوسری بار آیا، پھر آپ ﷺ نے اسے منع کردیا پھر وہ شخص تیسری بار آیا تو آپ نے فرمایا: ''تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ''

(سنن أبي داؤد: ۲۰۵۰، مسند أحمد: ۱۲۶۱۳/ ۱۳۵۶۹)

یعنی تم زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے دینے والی عورتوں سے شادی کرو اس لئے کہ میں تمہاری کثرت تعداد کے ذریعہ دوسری امتوں پر اپنی برتری ظاہر کروں گا۔

زیادہ محبت کرنے والی بیوی اپنے اخلاق و کردار کے ذریعہ شوہر کا دل جیتنے میں کامیاب رہے گی اور ان کی ازدواجی زندگی میں خوشگواری آئے گی اور پورا گھر جنت کا نمونہ بن جائے گا، اس کے برخلاف اگر گھر میں کوئی منحوس اور بدمزاج عورت آجائے گی تو گھر میں فتنہ وفساد رونما ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور روایت میں ہے کہ: ''خیرُ نسائِکمُ الوَدودُ الوَلودُ المُواتِیَةُ المُواسِیَةُ إذا اتقَیْنَ اللہَ وشرُّ نسائِکمُ المُتَبَرِّجاتُ المُختالاتُ هن المُنافِقاتُ لا یدخُلُ الجنةَ منهن إلا مِثلُ الغُرابِ الأعصَمِ'' یعنی تمہاری عورتوں میں سب سے اچھی وہ ہیں جو خوب محبت کرنے والی اور زیادہ بچہ پیدا کرنے والی ہوں اور شوہر کی ہم مزاج اور غم خوار ہوں بشرط یہ کہ اللہ سے ڈرنے والی بھی ہوں اور تمہاری عورتوں میں سب سے خراب بے پردہ رہنے والی اور مٹک مٹک کر چلنے والی ہیں، یہ منافق عورتیں ہیں ان میں سے خال خال ہی جنت میں جاسکیں گی۔

'' الغراب الأعصم'' کا ترجمہ ہے سفید کوا، مقصد یہ ہے کہ جس طرح سفید کوا کم یاب ہوتا ہے اسی طرح ان عورتوں میں جنت میں داخل ہونے والوں کی تعداد بھی بہت کم ہوگی۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمان مرد وخواتین کو ان اوصاف کا حامل بنائے جنہیں شریعت اسلامیہ میں اچھا اور بہتر قرار دیا گیا ہے۔ (آمین)

☆☆☆☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم

تمام صحیح العقیدہ مسلمانوں کا اس بات پر ایمان ویقین ہے کہ انسانی تاریخ میں اللہ کی اس زمین پر نبیوں اور رسولوں کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل، برتر، مقدس، پاک باز، قابل تقلید اور لائق نمونہ انسانی گروہ کا ورود مسعود نہ کبھی ماضی میں ہوا اور نہ مستقبل میں اس کی امید ہے، یہ وہی مقدس انسانی جماعت ہے جس کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا، جو راہ اسلام کے پہلے راہ رو اور وحی الٰہی کے اولین مخاطب تھے، جن کی تعلیم وتربیت معلم کتاب وحکمت کے ذریعہ براہ راست ہوئی، جنھیں اللہ کی بارگاہ سے سند رضا حاصل ہوئی، جن کے ایمان کو معیار اور نمونہ قرار دیا گیا، جنھوں نے دین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کر کے اخلاص کے ساتھ خود عمل کیا اور پوری دیانت داری اور خیر خواہی کے ساتھ اسے اگلوں تک منتقل کیا اور جنھوں نے دین اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا، جیسا کہ جلیل القدر صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک اثر میں ارشاد فرمایا: ”من كان مستنا فليستن بمن قد مات، أولئك أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم، كانوا خير الأمة، ابرها قلوباً و أعمقها علما و أقلّها تكلفا، اختارهم الله لصحبة نبيهم صلى الله عليه وسلم ونقل دينه، فتشبّهوا بأخلاقهم وطرائقهم، أولئك أصحاب محمد كانوا على الهدى المستقيم“

(حلیۃ الأولیاء ج ۱/ ۳۰۵، ۳۰۶)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یعنی اگر کوئی شخص اقتدا کرنا چاہتا ہے تو اسے ان لوگوں کی اقتدا کرنی چاہیے جو وفات پا چکے ہیں، یعنی محمد ﷺ کے صحابہ کی، وہ امت کے سب سے اچھے اور لوگوں میں دل کے سب سے پاک تھے، ان کا علم سب سے گہرا تھا، ان کے یہاں تکلف بہت کم تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کا انتخاب اپنے نبی ﷺ کی صحبت اور اپنے دین کو اگلوں تک منتقل کرنے کے لئے فرمایا، اس لئے تم ان کے اخلاق و کردار اور طور طریقوں میں انھیں جیسا بنو، کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ تھے جو صراط مستقیم پر گامزن تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: " "إن الله نظر في قلوب العباد فوجد قلب محمد ﷺ خير قلوب العباد، فاصطفاه لنفسه، فابتعثه برسالته، ثم نظر في قلوب العباد بعد قلب محمد ﷺ، فوجد قلوب أصحابه خير قلوب العباد، فجعلهم وزراء نبيه، يقاتلون على دينه، فما رأى المسلمون حسناً فهو عند الله حسن، وما رأوا سيّئاً فهو عند الله سَيِّئٌ"

(مسند امام أحمد بن حنبل: ۳۶۰۰)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں کا جائزہ لیا تو ان میں محمد ﷺ کا دل سب سے بہتر پایا' لہذا انھیں اپنے لئے منتخب کر لیا اور انھیں منصب رسالت سے سرفراز کیا، اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو ان میں محمد ﷺ کے صحابہ کے دلوں کو سب سے اچھا پایا اس لئے ان کا انتخاب اپنے نبی ﷺ کے وزراء کے طور پر کیا.....۔

(اس روایت کو امام احمد نے اپنی کتاب مسند میں اور امام بغوی نے شرح السنۃ (۲۱۴/۱) میں نقل کیا ہے اور بقول امام احمد شاکر اس کی اسناد صحیح ہے۔)

مقام صحابہ قرآن میں:

قرآن کریم میں اللہ رب العالمین نے متعدد آیات میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فضائل ومناقب ذکر فرمائے ہیں، انھیں جنت کی خوش خبری سنائی ہے نیز انھیں ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾ کا مژدۂ جاں فزا سنا کر ان کی عدالت وصداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبة: ۱۰۰)

ترجمہ: اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں' اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے سابقین اولین انصار ومہاجر صحابہ کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے والے عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اپنی سند رضا سے سرفراز فرمانے کے ساتھ ان سب کو جنت کی بشارت سنائی ہے، اسی طرح اللہ تعالی نے سورۃ ''الفتح''، میں صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں شریک ہونے والے خوش نصیب صحابہ کو بالخصوص رضاء الٰہی کے تمغہ سے سرفراز فرمایا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ .....﴾ (الفتح: ۱۸)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالی مومنوں سے خوش ہو گیا جب کہ وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔

ان نفوس قدسیہ کے لئے اللہ کی بارہ گاہ سے عطا ہونے والی یہ سند رضاء الٰہی ایسا اعزاز وتمغہ ہے کہ اس کا مقابلہ دنیا کا بڑا سے بڑا ایوارڈ اور میڈل نہیں کر سکتا، اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد دنیائے انسانیت کا کوئی بھی شخص خواہ وہ علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفضل، زہدوورع اوراطاعت وعبادت کے جس بھی بلند مقام پر پہنچ جائے وہ صحابہ میں سب سے کم تر اورگمنام اس صحابیٔ رسول کے خاک پا کے برابر بھی نہیں ہوسکتا' جسے اللہ کے محبوب ﷺ کی صحبت اوررؤیت کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔

قرآن میں صحابہ کے اوصاف حمیدہ:

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اوصاف حمیدہ کے بیان اور ان کے ذکر جمیل سے قرآن بھراپڑا ہے، قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیتوں کو پڑھیے اوران نفوس قدسیہ کے ذکر و بیان سے اپنے ایمان کوجلا بخشیے:

☆ اللہ سے کیے گئے وعدہ کو پورا کرنے والے:

﴿وَلَمَّا رَأَ الْمُؤمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَاوَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، وَمَا زَا دَهُمْ إِلَّآ إِيْمَاناً وَّتَسْلِيْماً، مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَابَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً﴾ (الأحزاب: ۲۲، ۲۳)

ترجمہ: اورایمان داروں نے جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے! کہ انھیں کا وعدہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اوراس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول نے سچ فرمایااوراس (چیز) نے ان کے ایمان میں اورشیوۂ فرماں برداری میں اوراضافہ کردیا، مومنوں میں (ایسے) لوگ ہیں جنھوں نے جوعہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انھیں سچا کر دکھایا، بعض نے تو اپنا عہد پورا کردیا اوربعض (موقع کے) منتظر ہیں اورانھوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

☆ خیرامت کا اولین مصداق:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ، مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ (آل عمران:۱۱۰)

ترجمہ:تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا' ان میں ایمان والے بھی ہیں، لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔

☆اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہنے والے:

﴿اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ، اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾

(آل عمران:۱۷۲،۱۷۳)

ترجمہ: جن لوگوں نے اللہ اور رسول کے حکم کو قبول کیا اس کے بعد کہ انھیں پورے زخم لگ چکے تھے' ان میں سے جنھوں نے نیکی کی اور پرہیزگاری برتی ان کے لئے بہت زیادہ اجر ہے، وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں' تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انھیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔

☆قربانیاں ہی قربانیاں:

﴿..... فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾ (آل عمران:۱۹۵)

ترجمہ:اس لئے وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گئے اور جنھیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنھوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کروں گا اور بالیقین انھیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

☆ حقیقی مؤمنین:

﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ﴾ (الأنفال:۷۴)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی، یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

☆ جان و مال کی قربانی دینے والے:

﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (التوبۃ:۸۸) ترجمہ: لیکن خود رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، یہی لوگ بھلائیوں والے ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

☆ اللہ اور اس کے رسول کے انصار و مددگار:

﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ الَّذِیْنَ أُخْرِجُوا مِن دِیَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً وَیَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ (الحشر:۸)

ترجمہ: (فئی کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں۔

☆ غیروں کے لیے سخت، اپنوں کے لیے نرم:

﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً﴾ (الفتح:۲۹)

ترجمہ: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں، تو انھیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثرات سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا، تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

☆ بکثرت رکوع وسجود:

تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً (الفتح:۲۹)

ترجمہ: تو انھیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں۔

☆ اخلاص اور اللہ ہی سے اجر کے طالب:

يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً (الفتح:۲۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔

☆ روشن اور تابناک چہرہ والے:

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ (الفتح:۲۹)

ترجمہ: ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثرات سے ہے۔

☆ جن کا ذکر جمیل توراۃ وانجیل میں ہے:

ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الإِنجِيلِ (الفتح:۲۹)

ترجمہ: ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے۔

☆ نفع رسانی میں وہ پودے جیسے:

كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (الفتح:۲۹)

ترجمہ: مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا، تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے۔

☆ کشادہ دلی اور ایثار:

﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر:۹)

ترجمہ: اور (ان کے لئے) جنھوں نے اس گھر (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود اپنے اوپر انھیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو، (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔

اس قسم کے اوصاف حمیدہ اور خصال جمیلہ کا بیان قرآن کریم کی متعدد آیات میں ہوا ہے، جس سے ان کے مقام و مرتبہ کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ایک موقع پر جب شرفاء قریش نے نبی کریم ﷺ سے یہ کہا کہ ''ہم آپ کے ان کمزور اور دبے کچلے ساتھیوں کی موجودگی میں آپ کے ساتھ بیٹھنے میں اپنی ہتک اور بے عزتی محسوس کرتے ہیں، اس لئے آپ انہیں اپنی مجلس سے ہٹا دیجیے تو ہم آپ کے ساتھ بیٹھیں گے اور آپ کی باتوں کو سنیں گے''، نبی کریم ﷺ نے ازراہ مصلحت اور قریش کے ایمان لانے کے حرص میں ان کا یہ مطالبہ منظور فرمانے کا ارادہ کر لیا، مگر اللہ تعالیٰ نے محض آپ ﷺ کے اس ارادہ پر تنبیہ فرمائی اور بذریعہ وحی حکم نازل کیا کہ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (الأنعام:۵۲)

ترجمہ: ''ان لوگوں کو جو صبح و شام اخلاص کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اپنے پاس سے نہ بھگائیے، ان کا حساب ذرا بھی آپ سے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو نکال دیں، ورنہ آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔''

صحابہ معیار دین ہیں:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس قدر مستند تھے کہ انھیں اپنے دین کا معیار قرار دیا اور صاف بتا دیا کہ ایمان وہی معتبر ہوگا جو صحابہ کے ایمان جیسا ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں منافقین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا محض زبان سے ایمان کا دعویٰ غیر معتبر ہے، ان کا ایمان اس وقت معتبر قرار پائے گا جب وہ صحابہ جیسا ایمان لائیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گے، ارشاد باری ہے: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ...﴾ (البقرۃ:۱۳)

ترجمہ: جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (صحابہ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بیوقوف لائے ہیں۔

امام عبدالرحمٰن سعدی نے اپنی تفسیر میں فرمایا کہ: ''اس آیت میں منافقوں سے کہا گیا ہے کہ تم ایسے ایمان لاؤ جیسے صحابہ دل وزبان دونوں سے ایمان لائے، گویا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان ماڈل اور نمونہ ہے اور جس کا ایمان ان کے ایمان جیسا نہ ہو وہ غیر معتبر ہے، بلاشبہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر اللہ کی جانب سے بہت بڑا فضل وکرم ہے کہ ان کے ایمان کو دوسروں کے لئے نمونہ قرار دیا۔'' (تفسیر سعدی ص:۳۳)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ ہی میں اہل کتاب یہود ونصاریٰ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے اس مطالبہ کا ذکر کیا ہے جو وہ مسلمانوں سے کرتے تھے کہ ''تم یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تب ہی ہدایت یاب ہو گے'' بعدہ ان کی تردید فرمائی اور صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا: ﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرۃ:۱۳۷)

ترجمہ: اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں اور اگر منہ موڑیں تو صریح اختلاف میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔

علامہ سعدی نے لکھا: ''یعنی اگر اہل کتاب صحابۂ کرام جیسا ایمان لائیں گے تب وہ صراط مستقیم کی جانب راہ یاب ہوں گے۔'' (تفسیر سعدی، ص:۶۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منہج صحابہ سے انحراف کی سزا:

جس طرح اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دین وایمان کو معیار، ماڈل اور نمونہ قرار دیا اسی طرح اس نے ان کے منہج اور طریقہ سے انحراف پر جہنم کی دھمکی دی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ﴿ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾ (النساء:۱۱۵)

ترجمہ: جو شخص باوجود راہ ہدایت واضح ہوجانے کے بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کریں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا اور اسے ہم دوزخ میں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت بری جگہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں راہ ہدایت اور حق واضح ہونے کے باوجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نیز اس امت کے اولین مؤمنین یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج سے انحراف کی قباحت اور پھر اس جرم پر جہنم کی دھمکی کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے، اس سے بھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام ومرتبہ کا اندازہ لگانے میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے۔

مقام صحابہ سنت کی نظر میں:

قرآن کریم کی ان آیات کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سارے مقامات پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مدح وثناء کا تذکرہ جلی وخفی یا صراحۃً یا اشارۃً فرمایا ہے، ساتھ ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں میں بھی ان کے فضائل ومناقب اجمالاً وتفصیلاً بیان کیے گئے ہیں، عام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سابقین اولین صحابہ، بدری صحابہ، مبشرین بالجنہ صحابہ، اہل احد صحابہ، انصار مدینہ صحابہ، مہاجرین صحابہ اور صلح حدیبیہ میں شریک اور بیعت رضوان سے مشرف ہونے والے صحابہ کرام کے فضائل اجتماعی وانفرادی ہر طریقہ سے مذکور ہیں، اس سلسلے میں چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆**لوگوں میں سب سے بہتر:** حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانہ والے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد، پھر وہ جوان کے بعد۔'' (صحیح بخاری:۲۶۵۱، ۲۶۵۲ وصحیح مسلم: ۲۵۳۳)

صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم آج روئے زمین پر سب سے بہتر ہو۔'' (صحیح بخاری:۴۱۵۴ وصحیح مسلم:۱۸۵۶)

☆**روئے زمین پر اللہ کے گواہ:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت کا آخری ٹکڑا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کر کے تین بار ارشاد فرمایا: ''أنتم شهداء الله في الأرض'' تم روئے زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (صحیح بخاری:۱۳۶۷ وصحیح مسلم:۹۴۹)

☆**امت کے لیے بچاؤ:** حضرت سعید بن بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی روایت کا آخری حصہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''أصحابي أمنة لأمتي'' یعنی میرے صحابہ میری امت کے لئے بچاؤ ہیں۔ (صحیح مسلم:۲۵۳۱)

☆**ایمان کی نشانی:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض ونفرت نفاق کی علامت ہے۔'' (صحیح بخاری:۳۷۸۴ وصحیح مسلم:۷۴۲)

صحابہ کا مقام خود صحابہ کی نظر میں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بہت جامع تبصرہ فرماتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی سیرت واخلاق کو نمونہ بنانے کی تعلیم امت کو دی ہے، آپ فرماتے ہیں: ''اگر کوئی شخص کسی کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے تو وہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا اتباع کرے جو فوت ہو چکے، یعنی محمد ﷺ کے صحابہ، جو اس امت کے سب سے بہتر لوگ تھے، ان کا دل سب سے پاکیزہ اور علم سب سے گہرا تھا، ان کے یہاں تکلف بہت کم تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کا انتخاب اپنے نبی کی صحبت سنگت اپنے دین کو اگلوں تک منتقل کرنے کے لئے کیا تھا، لہذا تم انھیں کے اخلاق اور طور طریقے کو اپناؤ، یہ محمد ﷺ کے صحبت یافتہ تھے جو صراط مستقیم پر گامزن رہے۔'' (حلیۃ الأولیاء: ج ۱/ ۳۰۵، ۳۰۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو ان میں محمد ﷺ کا دل سب سے بہتر پایا، چنانچہ آپ ﷺ کو اس نے اپنے لئے منتخب فرمالیا اور آپ ﷺ کو اپنی رسالت سے سرفراز کیا، پھر محمد ﷺ کے دل کے انتخاب کے بعد دوبارہ بندوں کے دلوں کا جائزہ لیا تو آپ ﷺ کے اصحاب کرام کے دلوں کو سب سے بہتر پایا، تو انھیں اپنے نبی کا وزیر بنادیا، جو اللہ کے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں، پس صحابہ جسے اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور جسے وہ خراب جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی خراب ہے۔'' (مسند احمد: ۳۶۰۰)

ان دو جلیل القدر صحابۂ کرام کے جامع تعارف اور تبصرہ کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب بیان کرنے کے لئے کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں۔

صحابۂ کرام کی شان میں گستاخی:

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ایذا پہنچانے اور ان کے سلسلہ میں زبان درازی سے منع کیا گیا ہے، بلکہ اسے ایمان کے ضیاع کا سبب قرار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ (الأحزاب: ۵۸)

ترجمہ: جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بلا سبب ایذا دیں وہ بہتان اور صریح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں مومنین کو ایذا پہنچانے سے منع کیا گیا ہے اور اس جرم کے مرتکبین کو سخت وعید اور دھمکی دی گئی ہیں، ظاہر ہے مومنین میں اس امت کے اولین مومنین یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بدرجہ اولی شامل ہیں جنھیں سبّ وشتم وغیرہ کے ذریعہ ایذا پہنچانا واضح گناہ ہے۔

صحابہ کو گالی مت دو: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے صحابہ کو گالیاں مت دینا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ نہ ان (صحابہ) کے ایک مد (تقریباً ۷۰۰ گرام غلہ) کے برابر ہوسکتا ہے اور نہ آدھے مد (تقریباً ۳۵۰ گرام غلہ) کے برابر۔'' (صحیح بخاری: ۳۶۷۳، ۲۵۴۱۔ صحیح مسلم: ۲۵۴۰)

ملعون شخص: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''من سب أصحابی فعلیه لعنة الله و الملائکة و الناس أجمعین''

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج۳/ ۱۷٤ الصحیحة ۲۳٤۰)

ترجمہ: یعنی جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سارے لوگوں کی لعنت ہو۔

اس کے برخلاف ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہم ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کریں اور ان کے حق میں دعا کریں جنھوں نے دین کی نشر واشاعت کی خاطر زبردست قربانیاں دیں، بڑی پریشانیاں جھیلیں اور پورے اخلاص اور دیانت داری کے ساتھ دین کی حفاظت کر کے اسے اگلوں تک پہنچایا، جیسا کہ بعض قرآنی آیات میں اس کی جانب اشارہ ہے، مثلاً سورۂ حشر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب ذکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ وَالَّذِيْنَ جَآءُ وا مِن بَعْدِهِم يَقُوْلُوْنَ رَبَّنا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالإِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا، رَبَّنَا اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾(الحشر:۱۰)

ترجمہ:اور (ان کے لئے) جو ان کے بعد آئیں، جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ اور دشمنی نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفیق و مہربانی کرنے والا ہے۔

گویا ایمان وہی معتبر ہے جو صحابہ کے ایمان جیسا ہو اور عمل وہی مقبول ہے جو صحابہ کے عمل سے مشابہ ہو جیسا کہ حدیث افتراق امت میں ناجی گروہ کے سلسلہ میں نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "ما أنا عليه و أصحابي"(حسن/ سنن ترمذی: ۲۶۴۱) خود نبی کریم ﷺ نے گروہ صحابہ کو سب سے افضل اور بہتر قرار دیا اور قیامت تک آنے والی اپنی امت کو اپنے ان صحابہ کرام کے تئیں احترام و تشکر کا جذبہ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی، ان سے محبت کا درس دیا، ان کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کو ایمان کے ضیاع کا سبب بتایا ان سے تعلق اور محبت کو اپنی اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا ذریعہ اور ان سے بغض وعناد رکھنے کو اللہ کی غضب کا سبب قرار دیا، یہ ساری باتیں صحیح اور ثابت حدیثوں میں مذکور ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کے سلسلہ میں ان واضح نصوص کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص یا طبقہ ان کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے، ان کے خلاف دریدہ دہنی کو اپنا شعار بنائے، انھیں سب وشتم کا نشانہ بنائے اور ان کے خلاف تبرا بازیاں کرنے کو کار ثواب سمجھے یا کم از کم ان نفوس قدسیہ کے خلاف دریدہ دہنی کرنے والوں کو اپنی خاموش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تائید سے نوازے اور حضرات شیخین ابوبکر صدیق وعمر فاروق اور ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم، جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبشرین بالجنۃ (دنیا ہی میں جنت کی خوش خبری پانے والوں) کی فہرست میں سب سے پہلے رکھ کر ان کی افضلیت پر مہر تصدیق ثبت فرمادی اور اپنی زندگی ہی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کو تسلیم کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کر گئے اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں یکے بعد دیگرے اپنی دو دو صاحب زادیاں دے کر ان کی عزت افزائی فرمائی، ان عظیم المرتبت شخصیتوں کو غاصب وخائن اور ظالم تصور کرنا، انھیں مرتد وکافر گردانا، ان کی شان میں ہفوات بکنا اور انھیں سبّ وشتم کا نشانہ بنانا کتنا بھیانک جرم ہے؟ اس کے تصور ہی سے حساس مسلمان کو لرز اٹھنا چاہیے، کیا ان کفریہ عقائد واعمال کے بعد بھی کسی شخص کا اسلام سے ادنی تعلق باقی رہ سکتا ہے؟ سنجیدگی سے غور کرنے اور ان عقائد واعمال سے توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔

موجودہ زمانہ میں جب کہ دنیا ظلم وجور سے کراہ رہی ہے، دہشت گردی اور خوف ودہشت کا عفریت منہ کھولے کھڑا ہے، انسانیت امن وسکون کی تلاش میں سرگرداں اور پریشان ہے، مادیت کا اس قدر غلبہ ہے کہ اب دین ومذہب اور عقائد واعمال بھی اس کے بھینٹ چڑھ رہے ہیں اور پوری دنیا اس کے پیچھے دوڑ رہی ہے، خود مسلمان دین سے بیزار ہو چکے ہیں اور ان کی بڑی اکثریت پر دین کی گرفت ڈھیلی ہو چکی ہے، ان کے یہاں عقیدہ وعمل کی گمراہیاں عام ہو چکی ہیں، شرک وبدعت کو دین کا درجہ دے دیا گیا ہے، ارکان اسلام تک سے ناطہ ٹوٹ چکا ہے، نوجوان نسل ترقی اور روشن خیالی کے نام پر بے راہ رو ہو کر اباحیت پسندی کا شکار ہو چکی ہے، فحاشی اور بے حیائی نے انسانیت کو شرم سار کر دیا ہے، اخلاق وکردار ہمارے درمیان سے عنقا ہو گئے ہیں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ان نفوس قدسیہ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے جنھوں نے انسانیت کی رہنمائی کی تھی، جن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ ظلم وجور کا خاتمہ ہوا تھا، جنھوں نے عدل ومساوات کا بے مثال نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا تھا، جن کے ذریعہ دین کے ساتھ انسانیت کا وقار بلند ہوا تھا، جو دن کے غازی اور رات کے شب زندہ دار تھے، جنھوں نے اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کیا تھا اور دنیا میں امن وشانتی قائم کرنے کے لئے مخلصانہ جدوجہد کی تھی اور طبقاتی تفریق کو ختم کر کے دنیا کو پرامن ماحول عطا کیا تھا، اور جن کی صداقت و پاکبازی، انسانیت نوازی اور طرز حکمرانی کی تعریف دشمنوں نے بھی کی تھی اور جن کے عدل ومساوات کے باعث وہ ان کی ماتحتی میں رہنے کو اپنے اہل وعیال کی حکمرانی میں رہنے پر ترجیح دیتے تھے۔

آج بھی سسکتی اور بلکتی انسانیت کے درد کا مداوا، بھٹکی ہوئی قوموں کی ہدایت کا سرچشمہ اور بگڑے ہوئے معاشرہ کی اصلاح کا ذریعہ اور امن وآشتی کی پیاسی انسانیت کے لئے آب حیات انھیں نفوس قدسیہ کی سیرت وکردار میں پنہاں ہے، اور انھیں کے سیرت وکردار کی روشنی میں پوری انسانیت خصوصاً امت مسلمہ کے درد کا درماں تلاش کرنا ممکن ہے۔

اللہ تعالی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس مقدس گروہ پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے اور ان سے راضی اور خوش ہو جائے اور وہ اللہ سے راضی اور خوش ہو جائیں۔ آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرکز تحفیظ القرآن الکریم کا مختصر تعارف

مدارس ومکاتب اور معاہد اسلامیہ دین کے قلعے ہیں، ان کے ذریعہ علم کی روشنی عام ہوتی ہے اور دنیا سے ضلالت و جہالت کا خاتمہ ہوتا ہے یہ اسلامی تہذیب وثقافت اور اقدار وروایات کے امین ومحافظ ہوتے ہیں، ان کے ذریعہ علماء و عوام کے مابین ربط وتعلق اور معاشرہ میں خوش گوار انقلاب پیدا ہوتا ہے، یہ دینی مدارس ومراکز دراصل دین کے مضبوط قلعے ہیں، جو ملت کے نونہالوں کو شرعی علوم سے آراستہ کر کے اور ان کی اخلاقی تربیت کر کے ان کو اسلامی معاشرہ کا مفید حصہ بناتے ہیں اور ان کو ملک وملت کی خدمت کے لئے تیار کرتے ہیں اور یہ نونہالان ملت نہ صرف اپنے ماں باپ اور خاندان کے لئے بلکہ پوری قوم کے لئے ایک قیمتی اثاثہ ثابت ہوتے ہیں، اسی اہمیت کے پیش نظر جماعت کے غیور متحمس عالم دین اور مفکر مولانا عبدالمنان سلفی رحمہ اللہ کی تحریک وتعاون سے شرک زدہ علاقہ میں ۲۰۱۸ء میں حفظ قرآن کریم کے ادارہ ''**مرکز تحفیظ القرآن الکریم**'' کے قیام کی سعادت حاصل ہوئی۔

درحقیقت حفظ قرآن کریم کی سعادت وخوش بختی انعام خداوندی اور فضلِ الٰہی ہے، جس کو بھی یہ سعادت حاصل ہو جائے وہ دونوں جہان میں فائز المرام اور کامیاب ہو جاتا ہے، احادیث میں حفاظ قرآن کے بے شمار فضائل و مناقب وارد ہوئے ہیں جس سے ان کی عظمت اور علوشان ومقام کی معرفت حاصل ہوتی ہے، روز قیامت حفاظ کرام اور ان کے والدین کو اعزاز وافتخار سے نوازا جائے گا، اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان ''**خیر کم من تعلم القرآن وعلمه**'' ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو پڑھے اور پڑھائے'' میں سب سے بہتر ہونے کی خوش خبری ونوید سنائی ہے۔

اللہ کے فضل وکرم اور علمائے کرام کے مفید مشوروں اور محسنین کرام کے بے پناہ عطیات کے ذریعہ ادارہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور اپنے مقصد میں پوری طرح سے رواں دواں ہے۔

الحمدللہ اس ادارہ کو سلفیان نیپال و ہند کے علماء کی سرپرستی اور اعتماد حاصل ہے اور ادارہ کے منتظمین اکابر علماء و اساتذہ کے مشوروں سے اس کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش میں سرگرداں ہیں اور رنگ وروغن ڈال رہے ہیں۔

اللہ ہمارے تمام دینی اداروں کو استحکام وترقی عطا فرمائے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

شہاب الدین سلفی

صدر مرکز تحفیظ القرآن الکریم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

مصنف کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف

مطبوعہ کتب:

(۱) فتنۂ قادیانیت (اردو، نیپالی)

(۲) تحفۂ رمضان المبارک (رمضان المبارک کے تیس دروس) (اردو)

(۳،۴) مختصر آداب حج وعمرہ وزیارت (اردو/ہندی)

(۵،۶) معلم نماز (اردو/ہندی)

(۷) مناسک: حج وقربانی، (اردو)

(۸) عشرۂ ذی الحجہ اور قربانی (اردو)

(۹) اضلاع بستی وگونڈہ میں میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کے تلامذہ کے دعوتی واصلاحی اثرات (اردو)

(۱۰) اسلام کی نظر میں اچھے لوگ (اردو)

غیر مطبوعہ کتابیں:

(۱۱) نکاح اور اس کے آداب واحکام (اردو)

(۱۲) خطبات جمعہ (جمعہ کے ۲۹ خطبات کا مجموعہ) (اردو)

(۱۳) اعضاء کی پیوندکاری (اردو)

(۱۴) فرقۂ ناجیہ اور اس کا طریقۂ کار شیخ محمد بن جمیل زینو کی کتاب "علامة الفرقة الناجية والطائفة المنصورة" کا ترجمہ (اردو)

(۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ محدث وفقیہ (اردو)

(۱۶) محدث امام ابوسلیمان محمد بن حمد الخطابی، حیات وخدمات (اردو)

(۱۷) ضلع سدھارتھ نگر کے فارغین جامعہ سلفیہ کی تصنیفی خدمات (اردو/زیر طبع)

(۱۸) حدیث کی تشریعی اہمیت (اردو/زیر طبع)

(۱۹) وضع المسلمين في نيبال (عربی)

(۲۰) فضائل الصحابة ﷺ في ضوء الكتاب و السنة (عربی)